www.KitaboSunnat.com

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا

تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔ (القرآن)

معیارِ صداقت

مُصنف

محقق شہیر مولانا عبدالقادر عارف حصاری

تحقیق وتخریج

محمد شریف حصاری

مکتبہ اسلامیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا

سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔ (القرآن)

معیار صداقت

مصنف

محقق شہیر مولانا عبد القادر عارف حصاری

تحقیق و تخریج

محمد شریف حصاری

مکتبہ اسلامیہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	ـــــــــ	معیارِ صداقت
مصنف	ـــــــــ	عبدالقادر عارف حصاری
تحقیق و تخریج	ـــــــــ	محمد شریف حصاری
ناشر	ـــــــــ	محمد سرور عاصم
کمپوزنگ	ـــــــــ	مکتبہ اسلامیہ
صفحات	ـــــــــ	64
تاریخ اشاعت	ـــــــــ	اکتوبر 2003ء

مکتبہ اسلامیہ

بیرون امین پور بازار بالمقابل شیل پٹرول

پمپ فیصل آباد فون: 041-631204

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عناوین

مضامین	صفحہ
کتاب پر کام	5
اسلام کا مفہوم	8
مسلمان کی تعریف	9
شریعت کی تعریف	10
مذہب روافض	10
نبی بحیثیت شارع	11
الحکمۃ سے مراد	13
اہمیت حدیث	14
امت میں گروہ بندی کی پیشین گوئی	16
غنیۃ الطالبین میں اہل حدیث کا ذکر	17
ایمان کا گھٹنا بڑھنا	20
عقائد شیخ عبدالقادر جیلانی	22
اہل سنت والجماعت کی قدامت	22
فرقہ ناجیہ	23
ابن تیمیہ کے مطابق اہل سنت والجماعت	24
تقلید اور مذہبی تنافر	24
فرقہ بندی کی ممانعت	28

مضامین	صفحہ
طائفہ منصورہ کے متعلق علمائے محدثین کے اقوال	30
حضرت عیسیٰ متبع شریعت محمدی	32
چاروں مذاہب کی ابتداء	34
مرجیہ کے عقائد	36
قاضی شریک کا شہادت رد کرنا	37
ائمہ اربعہ کی تصانیف	39
فقہ کی دو اقسام	40
فقہ حنفی کی مشہور کتب	41
مشہور کتب حدیث	41
حنفی مدارس میں تدریس حدیث	41
فقہ حنفیہ اور اہل رائے کے بارے میں مختلف اقوال	42
اعتراف حقیقت	43
تاریخ بغداد اور امام ابوحنیفہؒ	44
امام ابوحنیفہ اور عقیقہ	45
امام ابوحنیفہ کے متعلق مختلف اقوال	46
بہشتی زیور کی گلکاری اور اس پر احمد رضا کا تبصرہ	47

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
سجدہ تلاوت اور بہشتی زیور	48		
بدعت کی تعریف	49		
فہرست بدعات	50		
حنفی مذہب کے لوگ	52		
سواد اعظم	52		
اہل حدیث کی فضیلت	53		
تعصب سے حدیث پر عمل نہ کرنا	55		
حنفی اور شافعی وغیرہ ہونے کی شرعی حیثیت	56		
مذہب معین کی تقلید شریعت نہیں	56		
مسلک قرآن وسنت کی بقاء	58		
امام مہدی کا اختلافات کو ختم کرنا	58		
اہل حدیث کا مقام	60		
مصادر و مراجع	61		

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب پر کام

تمام حوالہ جات کو دوبارہ جدید ایڈیشنوں میں چیک کیا ہے حتی المقدور کوشش کی گئی تاکہ اہلِ علم کو آسانی رہے۔اس کتاب میں درج ذیل کام کیے گئے:

۱۔ جدید طریق سے حواشی کی ترتیب۔

۲۔ تخریج آیات۔

۳۔ تخریجِ احادیث۔

۴۔ تخریجِ احادیث میں جو حوالے متن میں دیئے تھے ان کو حاشیے میں لکھا گیا۔مولانا نے سورتوں کے نام اور پارہ بھی لکھا تھا۔ میں نے سورۃ کا نام اور آیت کا نمبر لکھا ہے۔

۵۔ فہرستِ مصادر و مراجع۔

۶۔ آیات/ احادیث اور عربی عبارتوں پر ضرورت کے مطابق اعراب لگائے گئے۔

بزرگِ محترم کا اپنا مزاج تھا۔اس لیے کتاب میں بعض اوقات زبان میں شدت آ گئی ہے اگرچہ میں اس کو تبدیل کرنا چاہتا تھا لیکن اصل عبارتوں کو بدلنا مناسب نہیں سمجھا۔

میں اپنے تمام اساتذہ کا شکر گزار ہوں ان میں مولانا عبدالقدوس صاحب کلیم صدر مدرس، مدرسہ ضیاء القرآن والحدیث چشتیاں اور مولانا عبدالستار صاحب شامل ہیں میں اپنے چھوٹے بھائی پروفیسر میاں عبدالمجید صاحب صدر شعبہ علوم اسلامیہ گورنمنٹ کالج بوسن روڈ ملتان کا بھی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے قیمتی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشوروں سے نوازا۔ میں اپنے بھانجے ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر ڈائرکٹر سیرت چیئر اسلامیہ یونیورسٹی بھاولپور کا شکرگزار ہوں کہ انہوں نے بعض حوالوں کے تلاش کرنے میں میری مدد کی۔ میں مکتبہ اسلامیہ، فیصل آباد کے مالک برادرم محمد سرور صاحب کا شکرگزار ہوں کہ انہوں نے اس کتاب کو شایانِ شان شائع کیا۔

میں نے کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے۔ اس کتاب کو مسلمانوں کیلئے راہنمائی کا باعث بنائے۔ آمین!

محمد شریف حصاری

خطیب جامع مسجد الحمد اہل حدیث

ومہتمم مدرسہ عمر بن خطاب، کورنگی کراچی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ امابعد

فاقول و باللہ التوفیق یہ بڑی گمراہی کا دور ہے۔ چاروں طرف کفر والحاد کا اندھیرا چھایا ہوا ہے۔ اگر دین و مذہب پر غور کریں تو مختلف اور متعدد ادیان دنیا میں پائے جاتے ہیں: کہیں ہندو آریہ، کہیں سناتن دھرمی، کہیں اکالی سکھ پنتھ، کہیں یہودی ہیں، کہیں عیسائی ہیں، کہیں بہائی (مقلدین بہاء اللہ)، کہیں مرزائی اور کہیں دھریہ ہیں (جیسے چینی روسی وغیرہ)۔ اسی طرح سیاسی فرقے پیدا ہوئے، کوئی کانگرسی ہوا، کوئی خلافت کمیٹی کا ممبر بنا، کوئی مسلم لیگی، کوئی عوامی لیگی، کوئی احراری، کوئی خاکساری اور کوئی اسلامی جماعت کا ہے۔ اسی طرح مذہبی فرقے پیدا ہوئے: کوئی سنّی، کوئی شیعہ، کوئی خارجی، کوئی حنفی، کوئی بریلوی حنفی، کوئی دیوبندی حنفی، کوئی جلولی حنفی (جو ہر چیز میں ذاتِ الٰہی کا عقیدہ رکھتا ہے)، کوئی اہلِ قرآن (منکر حدیث نبوی)، کوئی نیچری، کوئی جہمیّہ، کوئی معتزلہ، کوئی اہل سنت والجماعت اور اہل حدیث ہے۔ عوام کو تمام دینوں اور سیاسی فرقوں اور مذاہب میں سے سچا دین اور حق مذہب معلوم کرنا دشوار ہو گیا ہے۔

اس مختصر رسالہ میں ایک معیارِ صداقت بیان کیا جاتا ہے جو متفقہ طور پر صحیح اور مسلّم ہے۔ وہ یہ ہے کہ جو دین اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی اپنے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر نازل فرما کر انسانوں کے لئے مقرر فرمایا ہے وہ دین سچا ہے اور باقی دین اختراعی ہیں کیونکہ دین عقل و رائے سے نہیں بنایا جا سکتا وہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہنمائی سے مقرر ہوتا ہے جیسے احکام تکوینی (قضاوقدر) اللہ تعالیٰ کی طرف سے جاری ہیں ایسے ہی احکام تشریعی و دینی بھی اللہ عزّ وجلّ کی طرف سے نافذ ہیں۔ جن کا نام اسلام ہے۔ چنانچہ ارشادِ الٰہی اس پر ناطق ہے: ''اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ'' (۱) (سچّا اور مقبول دین اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسلام ہے)۔ اسلام کے ماسوا باقی ادیان جو دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اگرچہ لاکھوں، کروڑوں انسان ان کے پیروکار ہوں وہ سب باطل اور مردود ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے: ''وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ'' (۲) (جو شخص اسلام کے بغیر کوئی اور دین تلاش کر کے اختیار کرے گا وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائے گا)۔ یہ معیار صحیح اور حق ہے جو ملک میں اسلام نافذ کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ مذہبی اور تشریعی فرقوں میں سے وہی فرقہ حق اور صداقت پر مبنی ہے۔ جس کا دارو مدار خالص اسلام پر ہے۔

اسلام کا مفہوم:

اسلام کا مفہوم معلوم کرنا ضروری ہے تاکہ مذہب شرعی کی پہچان ہو سکے۔ اسلام کا مادہ عربی زبان میں سَلِمَ يَسْلَمُ سَلَامَةً ، سَلَامًا ہے جس کا معنی عیب اور آفت سے سلامت رہنا، نجات پانا، بَری ہونا۔ اسی سے لفظ اسلام ہے جس کا معنی فرماں بردار ہونا اور بغیر کسی پس و پیش کے (اللہ اور رسول ﷺ) کے امر و نہی کی فرماں برداری کرنا (۳) اور ''بیان اللسان'' میں لکھا ہے۔ اسلام کا معنی ہے گردن جھکانا، یہ

۱۔ آل عمران (۳) ۱۹۔

۲۔ ایضاً، ۸۵۔ ۳۔ ابوالفضل عبدالحفیظ بلیاوی، مصباح اللغات، ص ۳۷۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عربی زبان کا محاورہ ہے اور شرع میں اس کا اصطلاحی معنی یہ ہے ''گردن نہادن بر حکم خدا و رسول ﷺ'' (۴) (خدا اور اس کے رسول ﷺ کے سامنے گردن جھکانا) تابعدار اور فرماں بردار ہو جانا۔ پس لغت عربی اور اصطلاح شرعی میں اسلام کا معنی ایک ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا تابعدار اور فرماں بردار ہو جانا اس دین میں ہر قسم کے عیب اور آفت سے سلامتی ہے۔

مسلمان کی تعریف:

اسلام کے معنی پر عمل کرنے والے کا نام مسلم ہے اور مسلم کو اسلام کا پابند ہونے پر دنیا میں کامیابی اور ہر آفت سے بچاؤ اور آخرت میں نجات اور فوزِ عظیم حاصل کرنا ہے۔ پس مسلمان وہ ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا فرماں بردار ہے۔ احادیث نبوی ﷺ میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کفار بادشاہوں کو جو مکتوبات دعوتِ اسلام کے لئے ارسال فرمائے تھے ان میں مختصر حکم یہ درج تھا جو ہر ایک کو لکھا گیا۔ بطور مثال ''اَسلِمْ تَسْلَمْ'' (۵) (اسلام لے آؤ سلامت رہو گے) یعنی تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا فرمانبردار بن جا۔ دنیا میں ہمارے جنگ و جہاد سے اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے سلامت رہے گا۔

معلوم ہوا اللہ اور رسول ﷺ کے فرماں بردار کو مسلم یا مسلمان کہا جاتا ہے۔ اللہ اور رسول ﷺ کے وہ احکام کہاں ہیں جن کو پڑھ اور سن کر انسان فرماں برداری کر کے مسلمان بن سکے سو وہ قرآن و حدیث میں ہیں۔ قرآن و حدیث وحی

۴۔ بیان اللسان، ص ۵۷۔

۵۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، ص ۳ ج ۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الٰہی ہیں ان میں جو احکام ہیں۔ وہ شریعت الٰہی ہے۔

شریعت کی تعریف:

اصول فقہ کی مشہور کتاب ''التلویح علی التوضیح ''میں ہے۔ ''اَلشَّرِیْعَۃُ مَا لاَ یُدرَکُ لَوْ لاَ خِطَابُ الشَّارِع'' (۶) (شریعت خطاب شارع کا نام ہے جو شارع نے احکام بھیجے وہ شریعت اور دین ہیں)۔ ''نور الانوار'' اصول فقہ کی درسی کتاب ہے اس میں یہ لکھا ہے۔ ''والاولی اَنْ یَکُونَ الشَّرعُ اِسْمًا لِلدِّیْنَ فَلاَ یَحتَاجُ اِلَی التَّاوِیْلِ'' (۷) (اولی بات یہ ہے کہ شرع ہے نام دین کا جو تاویل کا محتاج نہیں ہے)۔ اس سے یہ ظاہر ہوا کہ اسلام شریعت الٰہی پر عمل کرنے کا نام ہے اور شریعت مقرر کرنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ اس میں کسی انسان، نبی، ولی، امام اور بادشاہ وغیرہ کا دخل نہیں ہے۔

مذہب روافض:

بعض لوگ کہتے ہیں کہ شارع نبی ﷺ و علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ یہ مذہب روافض کا ہے (۸)۔ جو باطل ہے اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے تحفہ ''اثنا عشریہ'' میں لکھا ہے۔ ''بدیہی است کہ امام بلکہ نبی نیز شارع نیست شارع حق تعالیٰ

۶۔ تفتازانی، سعدالدین مسعود بن عمر، التلویح علی التوضیح، ۱/۱۶۔

۷۔ احمد بن ابی سعید، نور الانوار فی شرح المنار، ۱/۱۳۔

۸۔ (i) ابو جعفر محمد الکلینی، اصول کافی مع شرح صافی، حصہ سوم، ۲/۱۴۹۔

(ii) ایضاً، اصول کافی، ۲/۲-۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

است"(۹) (شارع صرف اللہ تعالیٰ ہے کسی امام اور نبی کو شریعت بنانے کا کوئی حق نہیں ہے)۔قرآن ناطق ہے:" اِنِ الحُکمُ اِلَّا لِلّٰہِ" (۱۰) (حکم صرف اللہ تعالیٰ کا نافذ ہے) اور قرآن میں یہ ارشاد ہے:" وَلَا یُشرِکُ فِی حُکمِہٖ اَحَدًا" (۱۱) (اللہ تعالیٰ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا)۔شیخ محقق علامہ ابن ہمامؒ اپنی کتاب"تحریر" میں لکھتے ہیں: "اَلحَاکِمُ لَا خِلَافَ فِی اَنَّہُ اللّٰہُ رَبُّ العَالَمِینَ"(۱۲) (اس بات میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ شرع میں حکم دینے والا صرف اللہ رب العالمین ہے) اور علامہ محبّ اللہ بہاری اپنی اصولی کتاب"مسلّم الثبوت" میں یہ لکھتے ہیں:" لَا حُکمَ اِلَّا مِنَ اللّٰہِ "(۱۳) (حکم صرف اللہ کی جانب سے ہی ہوتا ہے) اسی طرح"التلویح علی التوضیح" میں بھی ہے(۱۴)۔

نبی ﷺ بحیثیت شارع:

نبی کریم ﷺ صرف نائب شارع مبلّغ احکام شرعیہ ہیں۔ چنانچہ ارشاد ہے:"یٰاَیُّھَا الرَّسُولُ بَلِّغ مَا اُنزِلَ اِلَیکَ مِن رَّبِّکَ"(۱۵) (اے رسول ﷺ پہنچا دو جو نازل ہوا تیری طرف تیرے رب کی طرف سے)۔

۹۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، ھدیہ مجیدیہ ترجمہ تحفہ اثناء عشریہ (مترجم عبدالمجید خان) ص ۳۴۳۔

۱۰۔ یوسف (۱۲) ۴۰۔

۱۱۔ الکھف (۱۸) ۲۶۔

۱۲۔ ابن ہمام، تحریر، ۲/ ۸۹۔

۱۳۔ بحرالعلوم، عبدالعلی محمد، شرح مسلم الثبوت، ص ۱۳۔

۱۴۔ تفتازانی، سعدالدین مسعود، التلویح علی التوضیح لمتن التنقیح فی اصول الفقہ، ۱/ ۱۵-۱۶۔

۱۵۔ المائدۃ (۵) ۶۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ خود بھی تابع وحی منزل من اللّٰہ تھے۔ چنانچہ ارشاد ہے: ''اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰی اِلَیَّ'' (۱۶) (میں صرف الٰہی احکام کی پیروی کرتا ہوں جو اللہ کی طرف سے میری طرف اتارے گئے ہیں)۔ یہی سب امت کو حکم ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔ ''اِتَّبِعُوْا مَا اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِنْ رَّبِّکُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِہٖ اَوْلِیَاءَ' (۱۷) (تم پیروی کروان تمام احکام کی جو اللہ رب العالمین کی طرف سے نازل ہوتے ہیں اور جو احکام دیگر اولیاء کے ہیں ان کی پیروی نہ کرو)۔ پس جو احکام احادیث صحیحہ میں پائے جاتے ہیں سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں وہ سب وحی الٰہی ہیں کیونکہ قرآن شاہد ہے۔ ''وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی. اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی'' (۱۸) (نہیں بولتا وہ اپنی خواہش سے مگر وہی کچھ بیان کرتا ہے جو اس کی طرف بذریعہ وحی نازل کیا جاتا ہے)۔ حدیث میں ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''اَلَا اِنِّیْ اُوْتِیْتُ الْقُرْاٰنَ وَمِثْلَہٗ مَعَہٗ'' (۱۹) (خبردار ہو بیشک مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک قرآن دیا گیا ہے اور دوسری چیز اس کے ساتھ مثل اس کی ہے)۔ چنانچہ مسند الدارمی میں ہے۔ ''عَنْ حَسَّانَ قَالَ جِبْرِیْلُ یَنْزِلُ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ بِالسُّنَّۃِ کَمَا یَنْزِلُ عَلَیْہِ بِالْقُرْاٰنِ'' (۲۰) (حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا:

۱۶۔ الاحقاف (۴۶) ۹۔

۱۷۔ الاعراف (۷) ۳۔

۱۸۔ النجم (۵۳) :۳۔

۱۹۔ خطیب تبریزی ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ، مشکاۃ المصابیح، ۱/۹۳۔

۲۰۔ ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، السنن، ۱/۱۷۷، حدیث ۵۹۴۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کیا جبریل جس طرح قرآن لیکر نبی کریم ﷺ پر نازل ہوتا تھا ویسے حدیث لیکر بھی اترتا تھا)۔سورہ بقرہ پارہ نمبر۲ طلاق کے بیان میں ایک آیت ہے جس میں یہ جملے ہیں: ”وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللهِ عَلَيْكُمْ وَمَا اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ“(۲۱) (تم یاد کرو نعمت الٰہی کو جو تم پر کی گئی ہے اور یاد کرو قرآن وحدیث کو جو تم پر نازل کی ہے نصیحت کرتا ہے اس کے ساتھ تم کو)۔

الحکمۃ سے مراد:

تفسیر ابن کثیر میں حکمت کی تفسیر یوں لکھی گئی ہے: ”اَیُ السُّــــــنَّةِ“ (۲۲) (حکمت سے مراد حدیث ہے)۔ پس قرآن وحدیث دونوں منزل من اللّٰہ ہیں۔
تفسیر فتح القدیر میں ہے ”وَالْحِكْمَة قَالَ الْمفسرُّوْنَ هِیَ السُّنَّةُ الَّتِیْ سَنَهالَهُمْ رسول اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“(۲۳)۔

تفسیر درمنثور میں ہے سورہ احزاب کی آیت: ”وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللهِ وَالْحِكْمَةِ “(۲۴) میں اللہ تعالیٰ نے ازواج مطہرات رضی اللہ عنھن کو حکم فرمایا: کہ تم اپنے گھروں میں قرآن کی تلاوت کرو اور حدیث کو یاد کرو)(۲۵)۔

۲۱۔ البقرہ(۲)۲۳۱۔

۲۲۔ ابن کثیر اسماعیل، تفسیر القرآن العظیم،۱/ ۲۶۶-۲۶۷(مکتبۃ النھضہ العربیہ بیروت)۔

۲۳۔ الشوکانی محمد بن علی، تفسیر فتح القدیر،۱/ ۲۴۲۔

۲۴۔ الاحزاب(۳۳) ۳۴۔

۲۵۔ سیوطی، جلال الدین عبدالرحمن، درمنثور فی تفسیر ماثور،۵/ ۱۹۹۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی تفسیر میں حضرت قتادہ تابعی فرماتے ہیں: ''عَنْ قتادة رضی الله عنه فِیْ قَوْلِهٖ وَاذْکُرْنَ الآیة وَالْحِکْمَةِ قَالَ القرآنَ وَالسنة'' (حضرت قتادہؓ سے روایت ہے ازواج مطہرات رضی اللہ عنھن نبی کریم ﷺ کو قرآن و حدیث پڑھنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے)۔ قرآن کریم کی سورہ بقرہ میں ''یُعَلِّمُکُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَةَ'' (۲۶) (وہ تمہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے) آیا ہے اور سورہ جمعہ کی دوسری آیت میں ''وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَةَ'' (۲۷) (وہ انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے) آیا ہے۔ ان میں بھی قرآن و حدیث کی تعلیم دینا مراد ہے مفسرین نے بیان کیا ہے کہ حدیث نبوی ﷺ قرآن کی شرح ہے۔

اہمیت حدیث نبوی ﷺ:

تفسیر اتّقان میں ہے: ''کُلُّ مَا حَکَمَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فهو مِمّا فَهِمَهُ مِنَ الْقُرْآنِ'' (۲۸) (جو کچھ رسول اللہ ﷺ نے احکام بیان فرمائے ہیں وہ قرآن سے سمجھ کر بیان فرمائے ہیں)۔ پس جب یہ ثابت ہوا کہ قرآن و حدیث دونوں وحی الٰہی ہیں تو اس صورت میں قرآن وحی جلی ہے کسب کلام اور الفاظ و معانی اللہ تعالیٰ کے ہیں اور حدیث وحی خفی ہے الفاظ نبی کریم ﷺ یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہیں۔ انہوں نے آپ ﷺ کے قول و فعل و تقریر کو نقل کیا ہے اور ان کا مفہوم و مراد اللہ تعالیٰ کے ہیں جو بذریعہ فرشتہ بتائے ہوئے ہیں تو تمام احکام اسلام قرآن و حدیث میں جمع ہیں۔

۲۶۔ البقرہ (۲) ۱۵۱۔ ۲۷۔ الجمعہ (۶۲) ۲۔

۲۸۔ سیوطی، جلال الدین عبدالرحمٰن، الاتقان فی علوم القرآن ۲/۱۷۶۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

رسول اللہ ﷺ کی وفات کا وقت قریب آیا اور دین مکمل ہو گیا تب آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ فرمایا: جو مندرجہ ذیل حدیثوں میں مذکور ہے "مستدرک حاکم" میں ہے آنحضور ﷺ نے لوگوں سے یوں خطاب فرمایا "یا یُّھا النَّاسُ اِنِّی قَدْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ مَا اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِہٖ فَلَنْ تَضِلُّوْا اَبَدًا کِتَابُ اللّٰہِ وَسُنَّۃُ نبیّہ صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسلّم (۲۹) (اے لوگو! میں نے تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑی ہے کہ اگر تم اسے مضبوطی سے پکڑ لو گے تم کبھی بھی گمراہ نہ ہو گے کتاب اللہ اور سنتِ نبوی ﷺ)۔ نیز اسی کتاب میں دوسری روایت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً بایں الفاظ وارد ہے۔ آپ ﷺ نے یوں ارشاد فرمایا: "تَرَکْتُ فِیْکُمْ شَیْئَیْنَ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَھُمَا کِتَابُ اللّٰہِ وَسُنَّتِیْ" (۳۰) (میں نے تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑی ہیں تم ان دونوں کے بعد ہرگز گمراہ نہ ہونا کتاب اللہ اور میری سنت)۔

تیسری روایت مؤطا امام مالک میں ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "تَرَکْتُ فِیْکُمْ اَمْرَیْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّکْتُمْ بِھِمَا کِتَابُ اللّٰہِ وَسُنَّۃُ نَبِیِّہٖ صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسلّم ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض" (۳۱) (میں نے تمہارے درمیان دو کام چھوڑے ہیں۔ اگر تم ان دونوں کو پکڑے رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے: کتاب اللہ اور سنت نبوی ﷺ اور ہرگز ان دونوں سے علیحدہ نہ ہونا حتی کہ مجھے حوضِ کوثر پر ملو گے)۔ امام مالکؒ نے اس حدیث پر یوں باب

۲۹۔ الحاکم، ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ، المستدرک، ۱/۱۹۳۔

۳۰۔ ایضاً۔

۳۱۔ مالک، مؤطا مع شرح مصفی ۲/۲۶۲-۲۶۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باندھا ہے:"بَابُ وجوبِ الاِعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنةِ (یہ باب اس مسئلہ کے بیان میں ہے کہ قرآن و حدیث پر عقیدہ وعمل مضبوطی سے رکھنا واجب ہے)۔

ان تین روایتوں سے یہی حکم ثابت ہے چنانچہ ان تین حدیثوں کا مطلب یہ ہے: آنحضرت ﷺ نے لوگوں سے یہ خطاب فرمایا: میں تمہارے اندر دو چیزیں چھوڑ کر اس دنیا سے جا رہا ہوں جب تک تم ان دونوں پر مضبوطی سے عمل جاری رکھو گے۔ کبھی گمراہ نہ ہو گے وہ ایک تو اللہ کی کتاب قرآن ہے اور دوسری میری حدیث ہے)۔

جب یہ ثابت ہوا کہ اسلام کا دارو مدار کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ ﷺ پر ہے یہی دو منزّل من اللہ ہیں اور انہی دونوں کی عہد نبوی ﷺ میں تعلیم دی جاتی تھی اور انہی پر آنحضور ﷺ اور اصحاب رسول اللہ ﷺ کا عقیدہ وعمل تھا اور یہی دو چیزیں ترکہ و ورثہ نبوی ﷺ ہیں۔ انہی دو پر عمل کرنے کی رسول اللہ ﷺ امت کو وصیت فرما گئے اور یہی دونوں وحی الٰہی ہیں تو جو فرقہ ان دونوں پر اپنا عقیدہ وعمل رکھے وہی عین اسلام پر ہوگا۔ اور وہی قیامت کے دن ناجیہ ہے۔

امت میں گروہ بندی کی پیشین گوئی:

مشکوٰۃ میں حدیث ہے جس کا آخری حصہ یوں ہے:" تَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلَاثٍ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً قَالُوْا: مَنْ هِیَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِیْ" (۳۲) (رسول اللہ ﷺ نے بطور پیشین گوئی فرمایا: میری امت میں افتراق ہو جائیگا اور وہ تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائیگی وہ سب فرقے جہنم میں داخل ہونگے ان میں سے صرف ایک فرقہ نجات

---

۳۲ الخطیب التبریزی، مشکاۃ المصابیح، ۱/ ۹۶، ح ۱۷۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پائے گا۔ صحابہ نے سوال کیا کہ یہ فرقہ کون ہوگا؟ تب آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: کہ وہ جماعت ان لوگوں کی ہے جو اس طرح عمل کریں گے جس طرح میں نے اور میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کیا ہے)۔ کچھ شک نہیں ہے رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل قرآن وحدیث پر تھا پس جس فرقہ کا مذہب قرآن و حدیث ہے وہی ناجیہ ہے۔ اس کا نام ہے اہل سنت و اہل حدیث۔ یہ دونوں نام مترادف ہیں۔

غنیۃ الطالبین میں اہل حدیث کا ذکر:

غنیۃ الطالبین میں گمراہ فرقوں کی یہ علامت ذکر کی گئی ہے کہ وہ اہلِ سنت کی مذمت اور غیبت کرتے ہیں اور ان کے نام برے رکھتے ہیں: "كُلُّ ذٰلِكَ عَصَبَةٌ وَغِيَاظٌ لِاَهْلِ السُّنَّةِ وَلَا اِسْمَ لَهُمْ اِلَّا اِسْمٌ وَاحِدٌ وَهُوَ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ" (۳۳) (یہ گمراہ فرقوں کا تعصب اور رنج ہے۔ اہل سنت کا ایک ہی نام اہل حدیث ہے)۔ پھر عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ گمراہ فرقے جو طرح طرح کے لقب اور نام رکھتے ہیں یہ اہل حدیث کو چمٹتے نہیں ہیں جیسے کفار نے آنحضرت ﷺ کے کئی قسم کے نام رکھے۔ کوئی ساحر کہتا، کوئی شاعر، کوئی کاھن، کوئی مجنوں وغیرہ لیکن کوئی نام بھی آپ ﷺ کے مناسب حال ہو کر نہ چمٹا سب فضول گئے۔ اسی طرح اہل حدیث کے برے نام لغو ہوگئے۔ اور فرمایا ہے: "وَمَا اِسْمُهُمْ اِلَّا اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ وَاَهْلُ السُّنَّةِ عَلٰى مَا بَيَّنَّا" (۳۴) (ان کا نام صرف اہل

۳۳۔ عبدالقادر جیلانی، غنیۃ الطالبین، ۱/۸۰ (مع اردو ترجمہ)۔

۳۴۔ الیضا، ۱/۸۵

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حدیث اور اہلِ سنت ہے جس طرح ہم نے بیان کیا) اور اس نام کی وجہ بھی بیان فرمادی: "لِقَوْلِهَا بِالْاَخْبَارِ وَتَعَلُّقِهَا بِالْآثَارِ" (۳۵) (یہ کہتے ہیں کہ وہ فرقہ رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں مانتے ہیں اور آثار صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں) اور اہل سنت والجماعۃ کی تعریف وپہچان یوں بتائی ہے: " فَعَلَى الْمُؤْمِنِ اِتِّبَاعُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ" (۳۶) (مومن پر لازم ہے کہ اہل سنت والجماعۃ بن کر رہے)۔"فَالسُّنَّةُ مَا سَنَّه رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم وَالْجَمَاعَةُ مَا اتَّفَقَ عَلَيْهِ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فِى خِلَافَةِ الْأئمةِ الاربعةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمُهْدِيِّيْنَ رحمة الله عليهم أجمعين" (۳۷) (سنت سے مراد تو وہ طریقہ ہے جس پر پیغمبر ﷺ چلتے رہے اور جماعت سے مراد یہ ہے کہ جس طریقہ پر چاروں خلفاء کے زمانہ میں لوگ متفق ہو کر عمل کرتے رہے)۔

میں کہتا ہوں کہ اس وقت کسی مذہب اور فرقہ کا نام ونشان نہ تھا اور نہ کسی مذہب کی فقہ اور ان کے امام کا وجود تھا۔ عہد نبوی ﷺ اور عہد خلفاء راشدین میں صرف کتاب وسنت پر عمل تھا۔ اس لئے عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ "غنیۃ" میں حدیث افتراق امت نقل فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے فرمایا: آخر کار میری امت تہتر گروہ بن جائیگی وہ سب آگ میں ہونگے سوائے ایک گروہ کے۔ صحابہ کرام

۳۵۔ عبدالقادر جیلانی، غنیۃ الطالبین، ۱/۸۵۔

۳۶۔ ایضاً، ۱/۸۰۔

۳۷۔ ایضاً۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رضی اللہ عنہم نے پوچھا اس ایک گروہ کی صفت کیا ہے؟ فرمایا: وہ لوگ اس طرح عمل کرینگے جیسے میں اور میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عمل کرتے ہیں (۳۸) اور یہ گروہوں کا متفرق ہونا جو حضرت رسول مقبول ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہ آپ ﷺ کے زمانہ میں ہوا نہ خلفاء راشدین کے زمانہ میں ہوا بلکہ یہ اختلاف بعد وفات صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین صحابہ اور بعد فقہائے مدینہ کے اور بعد مرنے علماء وفقہاء دیار وامصار کے قرن بعد قرن اور بعد گذرنے سالہائے دراز واقع ہوا۔ ان کے مرنے سے علم شرعی مفقود ہو گیا مگر تھوڑی جماعت ان میں باقی رہی یہی فرقہ نجات پانے والا ہے اور اللہ نے انہیں سے دین کو محفوظ رکھا ہے"۔ جناب شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادیؒ سب مذاہب اسلام میں مسلّمہ ولی اللہ ہیں ان کی یہ صراحت بالکل صحیح ہے۔ اسی طرح دیگر علماء متقدّمین ومتاخرین اور اصحاب تواریخ نے لکھا ہے بوجہ مختصر رسالہ ہونے کے زیادہ حوالہ جات لکھنے کی گنجائش نہیں ہے۔ پھر فرقوں کی تفصیل بیان کرتے ہوئے ہر فرقہ کی شاخیں لکھتے اور فرماتے ہیں "فاهل السنّة طَائِفَةٌ وَاحِدَةٌ" (۳۹) (اہل سنت صرف ایک ہی فرقہ ہے)۔ اور پھر فرماتے ہیں: " اَمَّا الْفِرْقَةُ النَاجِيَةُ فَهِيَ اَهْلُ السُّنَّةِ وَ الْجَمَاعَةِ وَقَدْ بَيَّنَّا مَذْهَبَهُمْ وَاِعْتِقَادَهُمْ عَلٰى مَا قَدَّمْنَا ذِكْرَهُ" (۴۰) (ان سب فرقوں میں نجات پانے والا فرقہ اہل سنت والجماعة ہے جن کا مذہب واعتقاد پہلے ذکر ہو چکا ہے)۔ پھر فرقہ مرجیہ کے جو ایک بڑا گمراہ فرقہ ہے

۳۸۔ عبدالقادر جیلانی، غنیۃ الطالبین، ۱/۸۴۔

۳۹۔ ایضاً، ۱/۸۵۔

۴۰۔ ایضاً۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بارہ فرقے بتا کر نواں فرقہ حنفیہ کا لکھا ہے اور یہ بتایا ہے: "وَاَمَّا الْحَنَفِيَّةُ فَهُمْ بَعْضُ اَصْحَابِ اَبِیْ حَنِيفَةِ النُّعْمَانَ بْنُ ثَابِتٍ" (۴۱) (فرقہ مرجیہ کے بارہ فرقوں میں سے بعض حنفی لوگ ہیں جو ابو حنیفہ کے مقلّد ہیں)۔ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ اور رسول ﷺ کو پہچاننا، زبان سے اقرار کرنا اور سب چیزوں کو جو اللہ تعالیٰ کے پاس سے آئی ہیں، پہچاننا کامل ایمان ہے۔

کیفیتِ ایمان:

فقہ اکبر میں امام ابو حنیفہؒ نے خود یہ لکھا ہے: "اَلْاِيْمَانُ هُوَ الْاِقْرَارُ وَالتَّصْدِيْقُ وَاِيْمَانُ أَهلِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَا يَزِيْدُ وَلَا يَنْقُصُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ مُسْتَوُوْنَ فِی الْاِيْمَانِ" (۴۲) (ایمان یہ ہے کہ زبان سے اقرار کرنا اور دل سے تصدیق کرنا اور ایمان آسمان والوں (فرشتوں) اور زمین والوں (نبیوں، ولیوں، مومنوں) کا نہ بڑھتا ہے اور نہ گھٹتا ہے۔ سب مومن ایمان میں برابر ہیں)۔

امام ابو حنیفہؒ نے اپنی کتاب "الوصیۃ" میں یہ لکھا ہے کہ: "اَلْعَمَلُ غَيْرُ الْاِيْمَانِ وَالْاِيْمَانُ غَيْرُ الْعَمَلِ" (۴۳) (عمل ایمان کا غیر ہے اور ایمان عمل کا غیر ہے)۔ اور مرجیہ کا اعتقاد "غنیۃ" میں یہ لکھا ہے کہ ایمان ایک قول ہے بغیر عمل اور شرائع کے فقط کلمہ کہنا ہے اور یہی ایمان ہے اور آدمیوں کے ایمان میں زیادتی و کمی نہیں ہوتی۔ ان کے اور فرشتوں، پیغمبروں کے ایمان برابر ہیں کوئی فرق نہیں ہے کہ کمی

۴۱۔ عبدالقادر جیلانی، غنیۃ الطالبین، ۱/۹۱۔

۴۲۔ امام ابو حنیفہ، فقہ اکبر مع شرح، ص ۱۰۳-۱۰۶۔

۴۳۔ ایضاً، کتاب الوصیہ، ص ۱۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وہ مومن ہے(۴۴)۔حضرت شیخ جیلانی نے عقائد اہل سنت والجماعۃ لکھے ہیں فرمایا: ہمارا اعتقاد وایمان، کلمہ شہادت زبان سے کہنا، دل سے پہچاننا اور اس کے ارکان بجا لانا اور نیک کام کرنا ایمان کو زیادہ کرتا ہے۔ بُرے کام سے ایمان گھٹتا ہے اسی طرح علم سے ایمان مضبوط ہوتا ہے اور جہالت سے کمزور اور سست ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مومنوں کے ایمان کو زیادہ کرتا ہے(۴۵)۔ پھر آیات اور حدیثیں لا کر ایمان کا بڑھنا، گھٹنا ثابت کیا ہے اور سب کے درجے ایمان میں متفاوت لکھے ہیں۔ عقیدہ مرجیہ و حنفیہ قریباً یکساں ہیں۔ معنیٰ اور نتیجہ کے لحاظ سے برابر ہیں۔ اس لئے حضرت جیلانی نے حنفیہ کو مرجئہ کے گمراہ فرقوں میں شمار کیا ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ جو اہل سنت کے رئیس ہیں۔ وہ اپنے رسالہ ''عقیدہ اہل سنت والجماعۃ'' میں لکھتے ہیں: '' اِنَّ الْاِیْمَانَ قَوْلٌ وَّ نِیَّةٌ وَتَمَسَّکٌ بِالسُّنَةِ، وَالْاِیْمَانُ یزیدُ و ینقص (۴۶)'' (تحقیق ایمان قول، نیت اور سنت کے مطابق عمل کرنے کا نام ہے ایمان بڑھتا اور گھٹتا ہے)۔'' وَمَنْ زَعَمَ اَنَّ الْاِیْمَانَ لاَ یَزِیْدُ وَلاَ یَنْقُصُ، قال بقول المرجئه'' (۴۷) (جس شخص کا یہ عقیدہ ہے کہ ایمان نہ بڑھتا ہے اور نہ کم ہوتا ہے اس نے مرجیہ کا عقیدہ اختیار کیا)۔ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے فرمایا ہے: امام احمد بن حنبلؒ کے عقیدہ کے بغیر کوئی شخص نہ ولی ہوا ہے اور نہ قیامت تک ہوگا(۴۸)۔

۴۴۔ شیخ عبدالقادر جیلانی، غنیۃ الطالبین، ۱/۹۰۔

۴۵۔ ایضاً، ۱/۶۲۔

۴۶۔ امام احمد بن حنبل، رسالہ عقیدہ اہل سنت والجماعت، ص ۳۔

۴۷۔ ایضاً۔

۴۸۔ ابن رجب، عبدالرحمٰن بن الفرج شہاب الدین، کتاب الذیل علی طبقات الحنابلہ، ۱/۲۹۶۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم نے یہ صراحت اس لیے کی ہے کہ بہت سے لوگ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو عالم الغیب، مشکل کشا، حاجت روا، مختارِ کل اور حاضر ناظر جانتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ وہ تاج الاولیاء تھے۔ ان کا قدم تمام اولیاء کے سر پر ہے اور ان کے نام کی گیارہویں کرتے ہیں لیکن ان کی تعلیم و تبلیغ کے منکر اور ان کی کتابوں کے خلاف عقیدہ رکھ کر اہل سنت بنتے ہیں۔ انہوں نے اپنی کتاب ''مراۃ الحقیقۃ'' میں یہ کہا ہے: ''مَنْ يَعْتَقِدُ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلّم يَعْلَمُ الْغيبَ فَهُوَ كَافِرٌ لِاَنَّ عِلْمَ الْغَيْبِ صِفَةٌ مِنْ صِفَاتِ اللّٰهِ'' (۴۹) (جو شخص عقیدہ رکھتا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ غیب جانتے ہیں وہ کافر ہے کیونکہ علم غیب اللہ تعالیٰ کی خاص صفتوں میں سے ایک صفت ہے) جس میں اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ نیز جیلانیؒ نے اپنی کتاب ''فتوح الغیب'' میں یہ فرمایا ہے: ''واجعل الكتاب والسنّة امامك وانظر فيهما بتأملٍ وّ تدبّرٍ وّاعمل بهما ولا تغترّ بالقال والقِيل والهوس'' (۵۰) (صرف قرآن و حدیث کو اپنا امام اور پیشوا بناؤ اور ان میں غور و فکر کر کے احکام سمجھو اور ہر حال میں ان پر عمل رکھو اور ان دونوں کے سوا کسی کے قول اور رائے سے دھوکہ نہ کھاؤ)۔ بس یہی اہل حدیث کا مذہب ہے اور اسی مذہب والوں کو اہل سنت والجماعت کہتے ہیں۔

اہلِ سنت والجماعت کی قدامت:

تفسیر ابن کثیر میں ہے۔ ''هٰذِهِ الامّةُ ايضاً اختلفوا فِيمَا بَيْنَهُم عَلىٰ

۴۹۔ شیخ عبدالقادر جیلانی، مراۃ الحقیقۃ، ص۸۔

۵۰۔ شیخ عبدالقادر جیلانی، فتوح الغیب، ص۹۰۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نـحـلٍ کُلُّهَا ضَلَالَةٌ اِلَّا وَاحِدَةً وَهُمْ اَهْلُ السُنَّةِ وَالْجَماعةِ الْمُتَمَسِّکُوْن بِـکِتَابِ الـلّٰـهِ وَسُـنَّةِ رَسُـوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسلَّمَ وَبِمَا کَانَ عَلَیْهِ الـصَّدْرُ الْاَوَّلُ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِیْنَ وَاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِیْنَ فِیْ قَدِیْمِ الدَّهْرِ وَحَـدِیْثِه" (۵۱) (یہ امت کئی مذاہب اور فرقوں میں بٹ گئی ہے جو سب کے سب گمراہ ہیں صرف ایک طائفہ حق پر ہے اور وہ اہل سنت والجماعۃ ہیں جو قرآن و حدیث کو مضبوطی سے پکڑنے والے ہیں جیسے زمانہ اوّل میں صحابہ سے لیکر تابعین وائمہ مسلمین تک طرزِ عمل قدیم و جدید زمانہ سے اسی طرح جاری رہا)۔ یہی مذہب رکھنے والے ناجیہ ہیں چنانچہ امام حافظ ابن کثیرؒ اس کے بعد یہ لکھتے ہیں۔ "کَـمَـا رَوَاهُ الْـحَاکِمُ فِیْ مُسْتَدْرِکِهٖ اَنَّهٗ سُئِلَ ﷺ عَنِ الْفِرْقَةِ النَّاجِیَةِ مِنْهُمْ فَقَالَ مَنْ کَانَ عَلٰی مَـا اَنَـا عَـلَیْـهِ الْیَوْمَ وَاَصْحَابِیْ" (۵۲) (جیسے کہ امام حاکم نے مستدرک میں یہ حدیث نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا جب اس امت میں کئی فرقے ہو جائینگے تو ان میں سے فرقہ ناجیہ کونسا ہے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جن کا مسلک وہ ہے جس پر آج اس زمانہ میں، میں اور میرے صحابہ کرام قائم ہیں)۔ پس اس بات میں کیا شک وشبہ ہوسکتا ہے کہ اس عہد مقدس میں قرآن وحدیث پر عقیدہ وعمل تھا اور کوئی تیسری چیز نہ تھی۔ یہی مسلک اہل حدیث کا ہے یہ فرقہ بندیاں اور کئی قسم کے مذاہب جو مختلف ناموں سے رائج ہیں بعد قرون ثلاثہ کے پیدا ہوئے ہیں۔ بعض الناس

۵۱۔ اسماعیل بن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، المعروف تفسیر ابن کثیر، ۳/۴۳۳ (مکتبہ سہیل اکیڈمی شاہ عالم مارکیٹ لاہور، ۱۹۷۳/۱۳۹۳ھ، طبع اوّل)۔

۵۲۔ ایضاً۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو یہ کہتے ہیں مذہب اہل سنت چار فرقوں پر مشتمل ہے۔ حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی یہ سراسر غلط اور باطل ہے کیونکہ یہ چار فرقے چار اماموں کی طرف منسوب ہیں اور مذہب اہل سنت ان چار اماموں کے پیدا ہونے سے پہلے کا عہد قدیم سے جاری چلا آ رہا ہے اور وہ صرف ایک ہے جس میں تقسیم صحیح نہیں ہے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''منہاج السنہ'' میں یہ فرماتے ہیں: ''اهلُ السنة وَالجماعة مذهَبٌ قَدِيْمٌ مَعْرُوفٌ قَبلَ اَنْ يَخْلُقَ اللّٰهُ اَبَا حنيفة وَمَا لِكًا والشَّافِعِيَّ وَاَحْمَدَ فَاِنَّهٗ مَذْهَبُ الصَّحابَةِ الَّذِيْنَ تَلَقَّوْهُ عَنْ نَبِيِّهِمْ وَمَنْ خَالَفَ ذٰلِكَ كَانَ مُبْتَدِعًا عِنْدَ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ'' (۵۳) (مذہب اہل سنت والجماعۃ قدیم زمانہ سے چلا آ رہا ہے جو مشہور ومعروف ہے اور چار اماموں کے پیدا ہونے سے پہلے کا ہے۔ امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین بعد میں پیدا ہوئے ہیں اور ان کے ناموں کے مذہب چوتھی صدی میں پیدا ہوئے۔ یہ مذہب صحابہ کرام کا ہے جنہوں نے یہ مذہب اپنے نبی کریم ﷺ سے حاصل کیا تھا۔ پس جو مذہب اس مسلک اہل سنت کے مخالف ہو کر اپنا مذہب نیا بنائے گا وہ بدعتی ہے)۔

فرقہ بندی، تقلید اور مذہبی تنافر کا آغاز:

میں کہتا ہوں کہ یہ چار مذہب اپنی ہیئت کذائیہ سے مذہب اہل سنت قدیم کے سراسر خلاف ہیں کیونکہ تقلیدِ شخصی سے مراد یہ فرقے اپنے اپنے اماموں کے مقلّد ہو کر ایسے مقلّد ہیں کہ ایک مذہب والا دوسرے کے سخت مخالف ہے اس کے مذہب پر عمل

۵۳۔ امام ابن تیمیہ، منہاج السنہ ۱/۲۵۶۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کرسکتا چنانچہ ایک واقعہ درج ذیل ہے اس سے ہی اندازہ لگالیا جائے۔ مولانا محمد شاہ جہاں پوری نے ''کتاب الارشادالی سبیل الرشاد'' میں بحوالہ فتاوٰی حمادیہ اور تاتارخانیہ یہ لکھا ہے جس کی عربی عبارت کا ترجمہ یوں ہے: ایک شخص نے حنفی مذہب چھوڑ دیا اور اس نے رفع یدین کرنا شروع کیا اور قرأت فاتحہ خلف الامام کرنے لگا۔ شیخ ابوحفص کو خبر ہوئی تو اس پر سخت ناراض ہوئے اور حاکم شہر سے شکائت کی حاکم نے جلاد کو حکم دیا کہ اس رفع یدین کرنے والے کو برسرِ بازار کوڑے لگائے جائیں کچھ لوگوں کو اس بے چارے پر رحم آ گیا تو اسے ساتھ لے کر شیخ کے پاس گئے اور اس کی سفارش کی آخر اس سے توبہ کرائی گئی تب اسے رہائی حاصل ہوئی (۵۴)۔

دوسرا واقعہ علامہ شامی نے ''رد المختار شرح در مختار'' میں ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ شیخ ابوبکر جوزجانی کے عہد میں ایک حنفی نے ایک اہل حدیث شخص سے اس کی لڑکی کا رشتہ طلب کیا تو اس اہل حدیث نے اس شرط پر رشتہ دیا کہ وہ اپنا مذہب تقلیدی ترک کرکے فاتحہ خلف الامام پڑھنا اور رفع یدین کرنا اختیار کرے۔ اس حنفی نے فاتحہ خلف الامام اور رفع یدین کرنا منظور کیا اور حنفی مذہب چھوڑ دیا تو اس اہل حدیث نے اپنی لڑکی اس کے نکاح میں دے دی۔ تب شیخ ابوبکر جرجانی سے فتوٰی پوچھا گیا تو شیخ نے سرنگوں ہوکر سوچا تو کہا کہ نکاح تو جائز ہے لیکن نزع کے وقت اس حنفی کے ایمان دور ہوجانے کا اندیشہ ہے کیونکہ جو مذہب اس کے اعتقاد میں حق تھا اس گندے مردار کی خاطر چھوڑ کر اس نے حق مذہب کی توہین کی

۵۴۔ محمد شاہ جہانپوری، کتاب الارشاد، ص ۳۰۹۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔"(۵۵) اشرف علی تھانوی نے یہ واقعہ اپنی کتاب اسباب غفلت میں لکھ کر بڑے غصّے اور رنج کا اظہار کیا ہے لیکن اپنے رسالہ "ظاھر" کے ص ۱۹ پر لکھتے ہیں۔ حضور ﷺ کے زمانہ میں ایسا ہوا کہ ایک شخص نے کہا کہ میں ایمان جب لاؤں کہ فلاں پہاڑوں کے درمیان جو بکریاں چرتی ہیں وہ دیدیجئے۔ حضور ﷺ نے فوراً عطا کیں۔ پھر یہ لکھتے ہیں "یہاں یہ شبہ ہوسکتا ہے کہ وہ ایمان کیا ہوا جو بکریوں کے لالچ سے ہوا۔ اصل یہ ہے کہ بکریاں صرف ابتداء میں اس کے لئے ایک ذریعہ ہیں پھر وہ ایمان خود ایسی چیز ہے۔ اس کے پاس پہنچنے کی دیر ہے وہ خود اڑ کر لپٹتا ہے اور آدمی اس سے پھر الگ ہو ہی نہیں سکتا۔ جملہ طاعات کا یہی حال ہے جب تک آدمی ان سے علیحدہ ہے تب تک وحشت ہے اور ایک دفعہ جبر و اکراہ سے یا لالچ سے حتی کہ بطور ہنسی یا دل لگی سے بھی کسی کے پاس آجائے پھر ممکن نہیں کہ اس کو چھوڑ سکے (۵۶)۔ اپنے رسالہ "فان الجنته ھی الماوی" میں لکھتے ہیں "میں تجربہ سے کہتا ہوں بعض اوقات کوئی آدمی کسی طمع سے مسلمان ہوتا ہے مال کی طمع ہو یا کسی اور چیز کی مگر اسلام وہ چیز ہے کہ خود دل میں جگہ کر لیتا ہے (۵۷)۔

میں کہتا ہوں یہی جواب ہماری طرف سے قاضی جوز جانی اور مولوی اشرف علی تھانوی کو ہے مذہب اہل حدیث حق ہے اور مذہب حنفی اختراعی اور باطل ہے۔ اس حنفی نے ابتداء میں عورت کے لالچ سے مذہب اہل حدیث کو قبول کیا لیکن جب

۵۵۔ علامہ شامی، ردالمحتار، شرح درمختار، ۲۶۳/۳۔

۵۶۔ اشرف علی تھانوی، اسباب غفلت، ص ۹۔

۵۷۔ ایضاً، فان الجنۃ ھی الماوٰی، ص ۳۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اہل حدیث ہوا اور سنت وحدیث کی حلاوت اس کو پہنچی تو مذہب اہل حدیث اس کے دل میں گھر کر گیا۔ ہمارا تجربہ ہے کہ بعض لوگ کسی لالچ سے اہل حدیث ہوئے لیکن جب عمل بالحدیث کیا اور درس قرآن وحدیث سنا تو مذہب، اعتقادی طور سے اس کے دل میں گھر کر گیا۔ اس اہل حدیث نے جو حنفی کو اپنی لڑکی کا نکاح دیکر اہل حدیث بنایا اس کے دو جواب ہیں: ایک الزامی اور دوسرا تحقیقی۔ الزامی یہ ہے کہ عوام سے قطع نظر خواص لوگ اپنے مذہب کی غیرت و جمودیت رکھنے والے جب غیر مذہب سے رشتہ کرتے ہیں تو طلب گار کو اپنے مذہب کی طرف رغبت دیتے ہیں خواہ مرزائی ہو یا شیعہ، دیو بندی حنفی ہوں یا بریلوی، عیسائی ہوں یا یہودی کیونکہ ہر مذہب والا اپنے آپ کو حق پر اور دوسرے کو باطل پر سمجھتا ہے۔ حق و باطل کا باہم رشتہ نہیں ہے اسی طرح اہل حدیث کا عمل ہے لیکن آج کل عوام کالانعام یہ امتیاز نہیں کرتے بلکہ وہ لڑکے لڑکی کی ذات اور مالی جائیداد کو ملحوظ رکھتے ہیں حالانکہ دین اور مذہب کا لحاظ اور اعتبار ضروری ہے۔ بمطابق حدیث تحقیقی جواب یہ ہے ابوطلحہؓ جب کافر تھے۔ تو انھوں نے ایک مسلمہ عورت کا رشتہ طلب کیا جس کا نام ام سلیمؓ تھا۔ ام سلیمؓ نے کہا "ولکنّک کافِرٌ وَاَنَا مُسلِمَةٌ لَا یَحِلُّ لِیْ اَنْ اَتزَوَّجَکَ فَاِنْ تُسْلِمُ فَذٰلِکَ مَهْرِیْ وَلَا اَسْئَلُکَ غَیرَهٗ فَکَانَ ذٰلِکَ مَهْرَهَا" (۵۸) (تو کافر ہے اور میں مسلمان ہوں میرے لئے حلال نہیں کہ میں کافر سے نکاح کروں ہاں اگر تو مسلمان ہو جائے تو یہ اسلام لانا میرا مہر ہو جائیگا میں تجھ سے اور مہر نہ مانگوں گی۔ چنانچہ ابوطلحہؓ

۵۸۔ نسائی، ابوعبدالرحمٰن احمد، السنن، ص ۴۶۲، ح ۳۳۴۳ (مکتبہ دارالسلام الریاض، طبع اوّل، ۱۹۹۹ء)

ایضاً، ۲/ ۷۷ (المکتبہ السّلفیہ لاہور، طبع دوم ۱۹۷۶ء)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اسلام قبول کر کے نکاح کر لیا اور وہ اسلام ہی مہر ہو گیا)۔ یہ واقعہ عہد نبوی ﷺ کا ہے نبی ﷺ نے اسی کو جائز رکھا تو اب بھی جائز ہے۔ خلاصۃ المرام یہ ہے کہ قرون ثلاثہ کے بعد فرقہ بندی ہو گئی۔

دین حق را چہار مذہب ساختند رخنہ در دین نبی انداختند

www.KitaboSunnat.com

فرقہ بندی کی ممانعت:

بنی اسرائیل نے فرقہ بندی کی تو قرآن میں ہم کو اللہ تعالیٰ نے منع کر دیا باہم اختلاف اور فرقہ بندی نہ کرو چنانچہ ارشاد ہے "وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا" (۵۹) (تم سب متفق ہو کر اللہ کی رسّی 'قرآن اور اسلام' کو مضبوط تھامے رکھو اور فرقہ بندی نہ کرو) اور یہ فرمایا: "وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ" (۶۰) (اے مسلمانو! تم ان لوگوں 'یہود، عیسائی' کی طرح نہ ہو جانا جو دلائل شرعیہ آ جانے کے باوجود باہم اختلاف پیدا کر کے فرقہ فرقہ ہو گئے ان کو بہت بڑا عذاب ہو گا)۔ باوجود اللہ اور رسول ﷺ کی ممانعت کے امت فرقہ فرقہ ہو گئی تو اب ان فرقوں میں سے سچا اور حق مذہب معلوم کرنا واجب ہے سو وہ اہل سنت ہے جس کا نام اہل حدیث ہے یہ ہمیشہ حق پر رہے گا- چنانچہ حدیث نبوی ﷺ میں آیا ہے جو مسلم شریف میں ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں "سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ قَائِمَةً بِاَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ

۵۹۔ آل عمران (۳) ۱۰۳۔

۶۰۔ ایضاً، ۱۰۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَنْ خَذَلَهُمْ اَوْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ عَلَى النَّاسِ" (٦١) (میں نے سنا رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ ایک گروہ میری امت کا ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر قائم رہے گا- جو کوئی ان کا مخالف ہو کر بگاڑنا چاہیگا تو بگاڑ نہ سکے گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم 'یعنی قیامت' آ پہنچے اور وہ لوگوں پر غالب رہیں گے)۔یعنی اپنی صداقت اور دلائل کتاب وسنت سے- شرح مسلم میں اس حدیث پر یہ لکھا ہے کہ زمانہ نبوی سے لیکر اب تک یہ گروہ ہمیشہ حق پر چلا آ رہا ہے۔امام احمدؒ اور قاضی عیاضؒ نے فرمایا: وہ اہل سنت ہیں جو اہل حدیث کا اعتقاد رکھتے ہیں۔اور مسلم مترجم کی شرح میں فائدہ کے عنوان سے یہ لکھا ہے "اللہ تعالیٰ کے حکم سے یا قیامت مراد ہے یا وہ ہوا جس سے ہر مومن مر جائے گا- اور یہ گروہ امام بخاریؒ نے فرمایا اہل علم (کتاب وسنت کے عالم) ہیں۔امام احمدؒ نے فرمایا: یہ گروہ اگر اہل حدیث نہیں ہیں تو میں نہیں جانتا کہ وہ اور کون ہیں؟ قاضی عیاض نے کہا: مراد اہل سنت والجماعۃ ہیں اور جو اہل حدیث کے مذہب پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ مترجم کہتا ہے اس زمانہ میں اہل سنت و جماعت بہت کم رہ گئے ہیں۔اب اہل بدعت اور ضلالت کا وہ ہجوم ہے کہ خدا کی پناہ۔اس پر آنحضرت ﷺ کا فرمان خلاف نہیں ہوسکتا۔اب بھی ایک فرقہ مسلمانوں کا باقی ہے جو محمدی کے لقب سے مشہور ہے۔اہل توحید،اہل حدیث اور موحد یہ سب نام ان کے ہیں۔ یہ فرقہ قرآن وحدیث پر قائم ہے اور باوجود ہزارہا فتنوں کے یہ فرقہ بدعت اور گمراہی سے اب تک بچا ہوا ہے۔

٦١۔ مسلم،ابن الحجاج، الجامع الصحیح،۲/۱۴۳(قدیمی کتب خانہ کراچی،طبع دوم ۱۹۵٦)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس زمانہ میں بھی لوگ اس حدیث کے مصداق ہیں (۶۲)۔

طائفہ منصورہ کا مصداق:

میں کہتا ہوں کہ یہی حدیث ''لاَ تَزَالُ طَائِفَة منْ اُمَّتِیَ مَنْصُوْرِ ین لا یضرّھم مَنْ خَذَلَھُمْ حتی تَقُوْمُ الساعةُ'' میں بھی ہے۔امام ترمذی فرماتے ہیں:''قال محمد بنُ اِسْمَاعِیْلَ قَالَ عَلِیُّ بْنُ الْمَدِیْنِیّ ھُمْ اَصْحَابُ الْحَدِیْثِ'' (۶۳) (امام بخاری محمد بن اسماعیلؒ نے فرمایا کہ امام علی بن مدینیؒ نے فرمایا کہ یہ طائفہ اہل حدیث ہے)۔کتاب ''شرف اصحاب الحدیث'' میں ہے۔ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ تابعی نے فرمایا: ھم عندی اصحاب الحدیث (۶۴) (طائفہ منصورہ سے مراد اہل حدیث ہیں)۔کتاب ''شرف اصحاب الحدیث'' میں ہے امام بخاری نے فرمایا: ھُمْ اصحابُ الحدیث (۶۵) (طائفہ اہل حق اہل حدیث ہیں)۔نیز مذکورہ کتاب میں امام احمد بن سنان کا فرمان ہے:'' ھُمْ اصحاب اھل العلم والآثار'' (۶۶) (وہ طائفہ اہل عام اور آثار ہیں)۔ کتاب الشرف میں ہے یزید بن ہارونؒ محدث نے فرمایا: ان لم یکُونُوا اَصْحَابُ الْحَدِیْثِ فَلاَ اَدْرِی مَنْ ھُمْ'' (۶۷) (اگر وہ طائفہ اہل حدیث کا نہیں ہے تو میں نہیں جانتا کہ وہ اور کون ہے؟)۔

۶۲۔ مسلم، الجامع الصحیح، مترجم، ۵/ ۱۷۷ (مکتبہ سعودیہ کراچی)

۶۳۔ ترمذی، ابوعیسی محمد بن عیسی، السنن، ۲/ ۴۲ (کتب خانہ رشیدیہ)۔

۶۴۔ خطیب بغدادی، شرف اصحاب الحدیث، ص ۲۶۔

۶۵۔ ایضاً، ص ۲۷۔

۶۶۔ ایضاً۔ ۶۷۔ ایضاً، ص ۲۶

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کتاب ''شرف اصحاب الحدیث'' میں ہے خلیفہ ہارون رشیدؒ، جن کی ماتحتی میں بڑے ائمہ امام شافعیؒ اور قاضی ابو یوسف رحمھم اللہ تعالیٰ وغیرہ تھے فرماتے ہیں: ''طَلَبْتُ الْحَقَّ فَوَجَدْتُهُ مَعَ اَصْحَابِ الْحَدِيْثِ ''(۶۸) (میں نے حق کتاب'' شرف اصحاب الحدیث ''میں ہے حضرت عبدان نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: اسلام غرباء میں رہے گا، غرباء سے مراد اہل حدیث ہیں (۶۹)۔

حضرت ولید رحمۃ اللہ علیہ عندالموت یہ وصیت کرتے ہیں ''عَلَيْكُمْ بِمَا عَلَيْهِ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ فَاِنِّیْ رَأَيْتُ الْحَقَّ مَعَهُمْ ''(۷۰) (اے میری اولاد میں تم کو یہ وصیت کرتا ہوں مذہب اہل حدیث پر قائم رہنا کیونکہ میں نے چھان بین کی تو حق اسی جماعت میں پایا ہے)۔ کتاب ''آداب الشریعۃ'' میں ہے، امام شافعیؒ فرماتے ہیں ''عَلَيْكُمْ بِاَهْلِ الْحَدِيْثِ فَاِنَّهُمْ اَكْبَرُ صَوَابًا مِنْ غَيْرِهِمْ ''(۷۱) (تم اہل حدیث کا مسلک لازم پکڑ لو کیونکہ یہی جماعت حق کے بہت قریب ہے)۔ اب سب کو شمار کرلو کہ کتنے جید علماء کی جو آئمہ دین ہیں شہادت ہوگئی کہ فرقہ ناجیہ اور اہل حق مذہب اہل حدیث ہے۔ امام احمد، امام احمد بن سنان، امام شافعی، عبداللہ بن مبارک، علی بن عبداللہ، یزید بن ہارون، ہارون رشید خلیفہ، علی بن مدینی، شیخ جیلانی، قاضی عیاض، امام بخاری، عبدان اور ولید رحمۃ اللہ علیھم اجمعین۔ یہ تیرہ

۶۸۔ خطیب بغدادی، شرف اصحاب الحدیث، ص ۵۵۔

۶۹۔ ایضاً ص ۲۴۔

۷۰۔ ایضاً ص ۵۶۔

۷۱۔ کتاب الآداب الشریعۃ، ۱/ ۲۳۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چودہ امام شاہد عدل ہیں کہ فرقہ ناجیہ اور اہل حدیث ہمیشہ حق پر ہیں جو تا قیامت حق پر قائم رہیں گے۔کوئی فرقہ یا کوئی حکومت اس کو نہ بگاڑ سکے گی۔

حضرت عیسیٰ متبع شریعت محمدی:

امام مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام بھی قرآن وحدیث پر عامل ہوکر اہل حدیث ہوں گے۔مسلم شریف میں حدیث ہے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام بھی قرآن وحدیث پر عامل ہوکر اہل حدیث ہونگے۔مسلم شریف میں حضرت عیسیٰؑ کی بابت یہ ارشاد نبوی ﷺ ہے: "فامّکم منکم" (۷۲) (وہ تمھاری امامت کرائیں گے) جیسے دوسری روایت میں ہے:"اذا انزل فیکم ابن مریم فامّکم" (۷۳) (جب ابن مریم نازل ہوں گے تو وہ تمھاری امامت کرائیں گے)۔ پھر راوی حدیث ابن ابی ذئب نے تشریح کی "قال امکم بکتاب ربکم و سنة نبیکم" (۷۴) (وہ امت محمدی کی پیشوائی کتاب وسنت سے کریں گے)۔اس پر امام نوویؒ فرماتے ہیں: "فان عیسی علیه السلام یحکم بشرعنا" (۷۵) (حضرت عیسیٰؑ شریعت محمدی پر فیصلے کریں گے)۔شریعت محمدی قرآن وحدیث میں ہے۔بعض کتب حنفیہ درمختار وغیرہ میں جو یہ لکھا ہے حضرت عیسیٰؑ مذہب حنفی پر عمل کریں گے یہ سراسر جھوٹ اور باطل ہے۔علامہ قاری وغیرہ علماء حنفیہ نے

۷۲۔ مسلم، الجامع الصحیح مع شرح نووی ۱/ ۸۷ (نور محمد اصح المطابع کراچی، طبع اولی ۱۹۳۰ء)۔

۷۳۔ ایضاً۔

۷۴۔ ایضاً۔

۷۵۔ نووی، شرح مسلم، ایضاً۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

خوداس کی تردید کردی ہے کہ نبی کسی امام کا مقلد نہیں ہوسکتا۔

امام سیوطی نے اپنے رسالہ ''اعلام'' میں لکھا ہے:''**ما یقال انه یحکم بمذهب من المذاهب الاربعة باطل لا اصل له**'' (۷۶)(یہ جو کہا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ مذاہب اربعہ میں سے کسی مذہب پر حکم کرینگے یہ باطل ہے)۔ نیز شامی میں لکھا ہے:''**هذا کلامٌ باطلٌ لا اَصلَ لهٗ ولا تجوز حکایته اِلاّ لـردّه**'' (۷۷)(یہ کلام کہ حضرت عیسیٰ مذہب حنفی پر احکام جاری کرینگے کلام باطل ہے) اوراس کوصرف تردید کرنے کے لئے بیان کیا جاسکتا ہے۔خواجہ قشیری کا قصہ جو انیس الجلساء وغیرہ میں لکھا ہے موضوع ہے۔اس کا بیان کرنا بھی جائز نہیں مگر تردید کے لئے ذکر کرنا جائز ہے۔

بہرحال مذہب اہلِ حدیث ہی اہل سنت ہے جو قدیم سے جاری ہے۔شیخ الاسلام امام تیمیہؒ اپنی کتاب ''منہاج السنۃ'' میں یہ لکھتے ہیں: ''**واما اهل الحديث والسنّة والجماعة فَقَدِ اختُصّوا باتباع الكتاب والسنة الثابتة عن نبيهم ﷺ فى الأصول والفروع وما كان عليه أصحاب رسول الله ﷺ**'' (۷۸)(اہل حدیث ہی اہل سنت و جماعت ہیں جو قرآن وحدیث پر اصول وفروع میں عمل کرتے ہیں اوراس پر اصحابِ رسول اللہ ﷺ تھے (کتب فقہ،حنفیہ رائے قیاس سے بھری ہوئی ہیں)۔

۷۶۔ امام سیوطی،اعلام،ص ۷۸(القاھرہ)۔

۷۷۔ شامی،ردالمختار شرح درمختار ۳/۲۷۰۔

۷۸۔ شیخ الاسلام امام تیمیہ،منہاج السنۃ،۱/۱۰۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذاہب اربعہ کی ابتداء:

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ مذہب اہل سنت والجماعۃ مذاہب اربعہ شافعی، حنفی، مالکی اور حنبلی ہیں تو ہم ان سے یہ دریافت کرتے ہیں کہ کیا یہ چاروں فرقے نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے زمانوں میں تھے یا نہیں؟ اگر تھے تو ثبوت پیش کریں کیونکہ یہ چاروں فرقے چار اماموں کی طرف منسوب ہیں اور ان کی تقلید کر کے یہ چار فرقے بنے ہیں۔ امام ابن القیمؒ اپنی کتاب ''اِعلامُ الموقعین'' میں یہ فرماتے مذمت رسول اللہ ﷺ کی زبان سے بیان ہو چکی ہے) یعنی نبی کریم ﷺ نے تین ہیں: ''اِنَّما حدَثَتْ هذه الْبِدْعَةُ فِي الْقَرْنِ الرَّابِعِ المذمومة على لِسَانِهِ ﷺ'' (۷۹) (یہ تقلید شخصی کی بدعت چوتھی صدی میں جاری ہوئی یہ وہ زمانہ ہے جس کی زمانوں کے نیک ہونے کا ذکر فرما کر یہ ارشاد فرمایا: ''ثم يفشو الكَذِبُ'' (۸۰) تین زمانوں کے بعد میں جھوٹ اور گمراہی پھیلنی شروع ہو جائے گی۔ جناب شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنی کتاب ''حجۃ اللہ البالغہ'' میں یہ لکھتے ہیں: ''اِعْلَمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا قَبْلَ الْمِأةِ الرَّابِعَةِ غَيْرَ مُجْمِعِيْنَ عَلَى التَّقْلِيْدِ الْخَالِصِ لِمَذْهَبٍ وَاحِدٍ'' (۸۱) (یہ بات معلوم کر لو آنحضرت ﷺ کے بعد چوتھی صدی سے پہلے کے لوگ کسی خالص ایک مذہب شخصی پر متفق نہ تھے بلکہ سب قرآن حدیث پر عمل کرتے تھے)۔ اسی طرح دیگر محققین نے لکھا ہے۔ جب چاروں مذاہب چار اماموں کے نام سے تیار ہو گئے

۷۹۔ امام ابن القیم، اعلام الموقعین، ۲/۱۴۵۔

۸۰۔ احمد بن حنبل، احمد المسند، ۱/۱۸۔

۸۱۔ شاہ ولی اللہ، حجۃ اللہ البالغہ، ۱/۱۵۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اب سوال یہ ہے بزبان نبوی ﷺ تو ایک فرقہ ناجیہ بیان ہو چکا ہے تو یہ چار کیوں بنے؟ اور پھر حق ان چاروں میں دائر ہے یا ان میں سے ہر فرقہ مستقل حق پر ہے؟ اگر چاروں میں صداقت اور حقانیت دائر ہے تو پھر ایک ایک فرقہ میں حق تقسیم ہوگا پھر چاروں فرقوں کے احکام اور مسائل پر عمل کرنا لازم ہوگا، یہ باطل ہے۔ کیونکہ چاروں آپس میں مخالف ہیں اگر اختلاف وافتراق نہ ہوتا تو الگ الگ چار کیوں بنتے مثلاً جمعہ کا مسئلہ چاروں سے پوچھا جائے کہ تمام شہروں، بستیوں اور دیہات میں پڑھنا فرض ہے اور سب کو ادا کرنا چاہیئے یا نہیں۔ امام شافعی اور امام احمدؒ فرماتے ہیں سب پر فرض ہے سب آبادیوں کے اہل ایمان کو ادا کرنا چاہیئے جبکہ امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ صرف شہر والوں کو پڑھنا چاہیئے۔ بستیوں اور دیہاتوں میں جمعہ وعید پڑھنا صحیح اور جائز نہیں ہے۔ اس طرح سب مسائل میں ان کا اختلاف ہے۔ ہر مذہب والے دوسرے مذہب والے سے لڑتے جھگڑتے ہیں۔ یہ نزاع اور اختلاف ہدایہ وغیرہ فقہ کی کتابوں میں ملاحظہ کرلو تمام مسائل شرعیہ چھوٹے بڑے میں چاروں امام اور مقلدین کا اختلاف ہے۔ دو چار میں نہیں ہے۔ اسی واسطے مکہ معظّمہ میں چار مذہبوں کے چار مصلّے چار مقام پر بنائے گئے تھے کیونکہ ایک مذہب والا دوسرے مذہب والے کی اقتداء میں نماز نہ پڑھتا تھا۔ ایک بادشاہ نے آٹھویں صدی ہجری میں مصلّے بنا دیئے تھے۔ سعودی حکومت نے چودھویں صدی ہجری میں حرمین شریفین کا انتظام سنبھالا تو ان کو غیر شرعی جان کر اٹھا دیا۔ بہر صورت چار مذہبوں کی آپس میں مخالفت مشہور ہے جو چاروں فرقوں کی کتابوں میں درج ہے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ چاروں میں فروعی اختلاف ہے، اصولِ ایمان میں سب متفق ہیں تو یہ بھی غلط ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ ایمان کی تعریف اور حقیقت میں ان سب کا اختلاف ہم بیان کر چکے ہیں۔ مولانا عبدالحی لکھنوی حنفی اپنی کتاب "**الرفع والتکمیل**" میں فرماتے ہیں کہ حنفی مذہب میں کئی گمراہ فرقوں کی شمولیت ہے کوئی مرجیہ، معتزلہ اور کوئی شیعہ ہیں (۸۱-۱) مقدمہ عین الہدایہ میں ہے ایمان اہل آسمان (فرشتوں) واہل زمین کا نہ بڑھتا ہے اور نہ گھٹتا ہے۔ مومن اور فرشتے ایمان و توحید میں برابر ہیں (۸۲)۔

مرجئہ کے عقائد:

امام احمدؒ اپنے رسالہ "عقیدہ اہل سنت" میں فرماتے ہیں: اہلِ بدعت اور مرجئہ کہتے ہیں کہ ایمان مجرد تصدیق اور اقرار کا نام ہے، اور اہلِ ایمان کم وبیش نہیں ہوتے۔ عامۃ المسلمین، فرشتے اور انبیاء ایمان میں برابر ہیں۔ ایمان بڑھتا گھٹتا نہیں ہے۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں: "**هذا كلّه قول المرجيه وَهُوَ خَبَثُ الْاَقَاوِيْلِ**" (۸۳) (یہ سب مذہب مرجیہ کا ہے اور یہ سب سے زیادہ خبیث اعتقاد ہے)۔ علماء دیو بند کی مسلمہ اصولی کتاب "انہاء السکن" کے ص ۶۰ پر بحوالہ لسان المیز ان ابن حجر میں یہ لکھا ہے "**كان شريك القاضي لا يجيز شهادة المرجئة**" (۸۴) (قاضی شریک مرجیہ فرقہ کے آدمی کی گواہی عدالت میں قبول نہ کرتے تھے)۔ چنانچہ ایک دفعہ امام ابوحنیفہؒ کے شاگرد امام محمد بن حسن نے قاضی

۸۱-۱۔ عبدالحی لکھنوی، الرفع والتکمیل، ص ۱۷۸۔

۸۲۔ سید امیر علی، مقدمہ عین الھدایہ، ۱/۲۰-۲۱۔

۸۳۔ احمد بن حنبل، رسالہ عقیدہ اہل سنہ، ص ۴۔

۸۴۔ انھاء السکن، ص ۶۰، بحوالہ ابن حجر، لسان المیزان، ۵/۱۲۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

شریک کی عدالت میں گواہی دی: "فَرَدَّ شَهَادَتَهُ" (توانہوں نے گواہی رَدّ کر دی)۔ کسی نے سوال کیا کہ اس کی کیا وجہ ہے؟ قاضی صاحب نے فرمایا: "اَنَا لَا اُجِیْزُ شَهَادَةَ مَنْ یَقُوْلُ الصَّلٰوۃُ لَیْسَتْ مِنَ الْاِیْمَانَ" (میں ایسے شخص کی گواہی قبول نہیں کرتا جو یہ کہتا ہے کہ نماز ایمان میں داخل نہیں ہے)۔ میں کہتا ہوں قرآن میں یہ ہے: "وما کان اللہ لیضیع ایمانکُمْ" (۸۵) (اللہ تعالیٰ تمہاری نمازوں کو ضائع نہیں کرتا) یعنی جو نمازیں تم نے مسجد بیت المقدس کی طرف منہ کر کے پڑھی ہیں وہ ضائع نہیں کرتا۔ یہاں باتفاق مفسرین ایمان سے مراد ہے چونکہ عمل ایمان کا جزو ہے اور نماز تمام اعمال کا رکن اعظم ہے۔ اس لئے جُز بول کر کل مراد لیا گیا ہے جو لوگ ارکان اسلام کو جزء ایمان نہیں سمجھتے وہ گمراہ ہیں۔ اس واسطے امام احمدؒ نے مرجیہ کے قول کو خبث الاقاویل فرمایا ہے۔ قاضی شریک نے گواہی قبول نہ کی کہ وہ فاسد العقیدہ تھے۔ لیکن افسوس ہے کہ امام ابوحنیفہؒ مرجیہ ہونے کو پسند کرتے تھے۔ چنانچہ شبلی نعمانی نے "سیرۃ النعمان" میں لکھا ہے کہ عمل و ایمان کی بحث امام ابوحنیفہؒ کے سامنے پیش کی گئی تو انہوں نے اعلانیہ کہا کہ ایمان اور عمل دو جداگانہ چیزیں ہیں اور ان دونوں کا حکم بھی مختلف ہے اس پر بہت لوگوں (محدثین) نے ان کو مرجیہ کہا ہے چنانچہ وہ ایسا مرجیہ ہونا خود بھی پسند کرتے تھے (۸۶)۔

امام المحدثین امام بخاریؒ نے امام ابوحنیفہؒ کو مرجیہ کہا ہے چنانچہ کتاب "الضعفاء" میں ہے: "کان مرجئا سکتوا عن رأیه و حدیثه" (۸۷) (امام ابو

۸۵۔ البقرہ، (۲) ۱۴۳۔

۸۶۔ شبلی نعمانی، سیرۃ النعمان، ص ۹۲۔

۸۷۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، کتاب الضعفاء، ص ۱۰۰۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حنیفہؒ مرجیہ تھے اہل حدیث علماء نے ان کی رائے و حدیث قبول کرنے سے سکوت کیا ہے)۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ چاروں اماموں اوران کے مقلدین کا باہم اصولی و فروعی اختلاف ہے۔ چاروں ایک نہیں ہیں، مخالف ہیں۔ فرقہ اہل سنت والجماعۃ ایک ہے جن کے عقائداوراعمال میں افتراق واختلاف نہیں ہے جیسے دیوبندی اور بریلوی یہ دوحنفی گروہ ہیں۔ دونوں کے عقائداور اعمال میں آسمان وزمین کا فرق ہے۔ ایسے ہی چاروں مذاہب کا آپس میں بڑااختلاف ہے۔ اہل حدیث جماعت کے عقائد و اعمال میں کوئی اختلاف نہیں ہے جو افتراق کا موجب ہے۔ اگر بعض علماء اہل حدیث میں اختلاف ہے تو وہ معمولی ہے جیسے صحابہ کرامؓ میں آپس کا اختلاف تھا۔ اختلاف وہ بُرا ہے جو فرقہ بندی کا موجب ہو جیسے دیوبندی، بریلوی میں فرقہ بندی کا اختلاف ہے۔

حق کی پہچان:

اگر یہ کہو کہ چاروں مذاہب میں الگ الگ مستقل حق ہے تو یہ قرآن کے خلاف ہے کیونکہ قرآن میں ہے: "فَمَا ذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلَالِ" (۸۸) (حق کے بعد گمراہی ہے)۔ جب چاروں مذاہب مسائل شرعیہ میں باہم مخالف ہیں تو ہرمسئلہ میں حق کسی ایک جانب ہوگا۔ کیونکہ حق میں تعدّد نہیں ہے اس لئے امام شعرانی نے "المیزان" میں لکھا ہے "لَا یَکْمُلُ لِمُؤْمِنِ الْعَمَلُ بِالشَّرِیْعَةِ کُلِّهَا وَهُوَ مُتَقَلِّدِ لِمَذْهَبٍ وَاحِدٍ اَبَدًا" (۸۹) (مومن کا عمل تمام شریعت پر کبھی نہیں ہوسکتا

۸۸۔ یونس (۱۰) ۳۲۔

۸۹۔ امام شعرانی، ابو المواهب عبدالوہاب، المیزان، ۱/۲۴۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جبکہ وہ خاص ایک مذہب کا مقلّد ہوگا)۔ پھر اس کی وجہ یہ لکھی ہے: "لِتَرْکِ ذٰلِکَ الْمُقَلِّدِ الْاَخْذَ بِاَحَادِیْثَ کَثِیْرَۃٍ صَحَّتْ عِنْدَ غَیْرِ اِمَامِہٖ وَھٰذَا مِنْ ذٰلِکَ الْمُقَلِّدِ عَمًی فِی الْبَصِیْرَۃِ عَنْ طَرِیْقٍ" (۹۰) (کیونکہ ایک مذہب کا مقلد بہت سی ان احادیث کا تارک ہوگا جو اس کے مذہب کے خلاف ہیں دیگر اماموں کے نزدیک صحیح ہیں۔ یہ طریق حق سے مقلد کا اندھا پن ہوگا)۔

کتب ائمہ اربعہ:

میں کہتا ہوں کہ ائمہ ثلاثہ (امام مالک، امام شافعی، امام احمد رحمھم اللہ علیھم) تو اہل حدیث تھے اور ان کے پاس تو احادیث نبویہ ﷺ کا کافی ذخیرہ تھا۔ اس لئے ان کے اکثر مسائل اہل حدیث کے ساتھ ملتے ہیں اور عقائد و اصول میں بھی سب متفق ہیں۔ انہوں نے حدیث کی کتابیں لکھی ہیں۔ امام مالکؒ کی "مؤطا" اور "مدوّنہ" مشہور ہیں اسی طرح امام شافعیؒ کی کتاب "الامّ" اور "مسند شافعی" وغیرہ موجود ہیں۔ امام احمدؒ کی "مسند احمد" مشہور ہے جو کئی جلدوں میں ہے جس میں چالیس ہزار حدیثیں ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ قلیل الحدیث تھے ان کی کوئی حدیث کی کتاب نہیں ہے۔ امام سیوطی اپنی کتاب "تاریخ الخلفاء" میں لکھتے ہیں: "وصنّف ابو حنیفہ الفقہ والرای "(۹۱) (ابوحنیفہ نے فقہ اور رائے تصنیف کی تھیں)۔ وہی ان کے شاگردوں میں پھیل گئی اس لئے لوگوں میں امام اہل رأی مشہور ہو گئے۔

۹۰- ایضاً۔

۹۱- سیوطی، جلال الدین عبدالرحمٰن، تاریخ الخلفاء، ص ۲۶۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقہ کی اقسام:

چنانچہ ''تاریخ ابن خلدون'' میں ہے جس کی عربی عبارت کا ترجمہ یہ ہے کہ متقدمین میں فقہ دو قسم کی ہوگئی تھی۔ ایک طریقہ اہل رائے و قیاس کا تھا، یہ عراق والے (کوفہ وغیرہ) تھے۔ دوسرا طریقہ اہلِ حدیث کا تھا، وہ حجاز والے (مکہ و مدینہ وغیرہ) تھے (۹۲)۔

اہلِ عراق میں علم حدیث بہت کم تھا اس لئے انہوں نے قیاس سے زیادہ کام لیا اور قیاس میں ہی زیادہ ماہر ہوئے اس وجہ سے ان کا لقب اہل رأی مشہور ہو گیا۔ اہل رأی کے سردار جن میں اور جن کے شاگردوں میں یہ مذہب قائم ہوا وہ ابو حنیفہ تھے۔ اس لئے ''میزان الاعتدال'' میں یہ لکھا ہے: ابوحنیفہ الکوفی امام اہل الرأی (۹۳) (ابوحنیفہ کوفی اہل رأی کے امام ہیں)۔ مولانا شبلی نعمانی نے ''سیرۃ النعمان'' میں ابوحنیفہ کا یہ قول لکھا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ہم جس بات میں مشغول ہیں وہ رائے و قیاس کا فن ہے۔ اس لئے ہم کسی پر جبر نہیں کرتے کہ اس پر کوئی عمل کرے اور نہ یہ کہتے ہیں کہ ہماری رائے کا کسی پر قبول کرنا واجب ہے (۹۴)۔ ''تاریخ خمیس'' میں ہے کہ ابوحنیفہ نے یہ کہا ہے: ''قولنا هذا رأی'' (۹۵) (ہمارے اقوال تو دانے قیاس ہیں)۔

۹۲۔ عبدالرحمٰن، مقدمہ ابن خلدون، ترجمہ راغب رحمانی، حصہ دوم، ص ۳۴۱۔

۹۳۔ الذھبی، محمد بن احمد، میزان الاعتدال، ۷/ ۳۷۔

۹۴۔ شبلی نعمانی، سیرۃ النعمان، ص ۱۸۳۔

۹۵۔ حسین بن محمد الحسن، تاریخ خمیس، ۲/ ۳۲۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فقہ حنفی کی مشہور کتب:

علم فقہ کتب فقہ مروّجہ میں جمع ہے۔ جن کے نام یہ ہیں: کیدانی، منیۃ المصلّی، قدوری، کنزالدقائق، شرح وقایہ، ھدایہ، درمختار، فتاویٰ، قاضی خاں، پھر بادشاہ اورنگ زیب نے پانچ سو علماء حنفیہ کو جمع کر کے ایک فتاویٰ تیار کرایا۔ ان پانچ سو علماء مقلدین حنفیہ نے ایک بہت بڑا فتاویٰ تیار کر کے ''فتاویٰ عالمگیری'' کے نام سے شائع کیا جو ہندوستان میں پھیلا جس پر حنفی مذہب جم گیا۔ ان سب کتابوں میں اقوال، رائے و قیاس سے بھرے ہوئے ہیں۔

احادیث کی مشہور کتب کے نام:

ان کے برعکس محدثین نے کتابیں لکھیں جن میں احادیث نبویہ ﷺ اور اقوال صحابہ کرام ؓ کو جمع کیا۔ ان کتابوں کے نام یہ ہیں: مؤطا امام مالک، بخاری شریف، مسلم شریف، ابو داؤد شریف، ترمذی شریف، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ، دارقطنی شریف، مسند امام احمد، مشکوٰۃ شریف، بلوغ المرام وغیرہ دیگر کتب حدیث ہیں۔

حنفی مدارس میں تدریس حدیث:

مدارس حنفیہ میں فقہ کی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں جب طلباء مذہب حنفی میں پختہ ہو جاتے ہیں تو پھر تبرّکاً حدیث پڑھائی جاتی ہے تاکہ اہل حدیث کا مذہب معلوم کیا جائے اور منطق وفلسفہ پڑھا کر ان کو جھگڑالو اور مناظر بنایا جاتا ہے تاکہ عقل و قیاس سے کام لیکر اہلِ حدیث کی پیش کردہ حدیثوں کا جواب ہیر پھیر سے دیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے اور اصول فقہ پڑھاتے ہیں کہ فلاں حدیث لینی ہے اور فلاں نہیں لینی۔ یہ اصول مقرر کر دیا کہ حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت انسؓ وغیرہ صحابہ کرامؓ غیر فقیہ راوی ہیں۔ ان کی حدیثیں امام کے قیاس کے خلاف ہوں تو قبول نہیں کرنی ہوں گی۔ ان کے برخلاف علماء اہل حدیث کی درسگاہوں میں علم قرآن وحدیث پڑھایا جاتا ہے اور علم حدیث کی کتابیں (جن کے نام پہلے لکھے گئے ہیں) پڑھائی جاتی ہیں۔

فقہ حنفیہ اور اہلِ رائے کے بارے میں مختلف اقوال:

اس طرح یہ دو فرقے اپنے اپنے مذاہب کی کتب پر جم گئے ہیں۔ ان میں حق مذہب اہل حدیث ہے جن کے پاس علم حدیث وراثت نبویہ ﷺ ہے۔ اهل رأی مذہب اہل حدیث کے دشمن ہیں چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان سنن دارقطنی میں درج ہے۔ ''عَنْ عُمَرَ ابنِ الْخَطَّابِ قَالَ: اِيَّاكُمْ وَاَصْحَابَ الرَّأيِ فَاِنَّهُمْ اَعْدَاءُ السُّنَنِ اَعْيَتْهُمُ الْاَحَادِيْثُ اَنْ يَحْفَظُوْهَا فَقَالُوْا بِالرَّاْيِ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا'' (٩٦) (حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ لوگو! تم اہل رائے سے بچو یہ احادیث نبویہ ﷺ کے دشمن ہیں احادیث نبویہ کے یاد کرنے سے تو عاجز ہیں۔ اس لئے رائے قیاس سے زیادہ کام لیتے ہیں جس کی وجہ سے خود ہی گمراہ ہو جاتے ہیں اور لوگوں کو بھی گمراہ کرتے ہیں)۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ ''عقیدہ اہل سنت'' میں یہ لکھتے ہیں: ''وَاَصْحَابُ الرَّاْيِ وَهُمْ مُبْتَدِعَةٌ ضُلَّالٌ اَعْدَاءُ السُّنَّةِ وَالْاَثَرِ يُبْطِلُوْنَ الْحَدِيْثَ'' (٩٧) (اہل رائے بدعتی اور گمراہ ہیں جو حدیث اور آثار کے دشمن ہیں۔ حدیث نبوی ﷺ کو جھٹلانا تو ان کا طرّہ امتیاز ہے)۔

٩٦۔ دارقطنی، السنن [illegible] ٩٧۔ [illegible] احمد بن حنبل، عقیدہ اہل سنت، ص ١١۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اعتراف حقیقت:

دیو بندی شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خاں گکھڑوی نے ''مقام ابوحنیفہ'' کتاب لکھ کر امام صاحب کی طرف سے گواہ صفائی بن کر رطب و یابس اقوال جمع کئے ہیں لیکن مجبور ہو کر انہوں نے یہ بیان دیا ہے کہ کتب تاریخ اسلام، طبقات رجال اور مناقب وغیرہ میں حضرت امام ابوحنیفہ کا لقب امام اہل رأی مذکور ہے۔ مقام ابو حنیفہ میں یہ اقبال کرتے ہیں ''یہ بالکل ٹھیک ہے کہ امام ابوحنیفہ امام اہل رأی تھے'' (۹۸)۔ باوجود نام اہل رأی تسلیم کرنے کے لکھتے ہیں۔

اگر مطلقاً اصحاب الحدیث کا لفظ بولا جائے تو اس سے احناف ہی مراد ہونگے کیونکہ وہ مرسل حدیث کو بھی تسلیم کرتے ہیں'' (۹۹) پھر لکھتے ہیں ''انتہائی حیرت اور سخت تعجب کی بات ہے کہ زمانہ ء حال کے نو ایجاد فرقہ نے اہل حدیث کا لقب دوسروں کے گھروں سے چھین کر اپنے نام الاٹ کر رکھا ہے اور ان (احناف کو) بھولے سے بھی اصحاب الحدیث یا اہل حدیث کہنے اور لکھنے پر وہ آمادہ نہیں ہوتے'' (۱۰۰)۔ انتہٰی

عجب تیری قدرت، عجب تیرا کھیل
کہ چھچھوندر بھی لگاتی ہے چمبیلی کا تیل

کوئی شخص کتنا ہی حقیقت کو بدل کر اچھا بنے جیسے ہجرت ہند کے بعد

۹۸۔ محمد سرفراز خان گکھڑوی، مقام ابی حنیفہ، ص ۱۵۹۔

۹۹۔ ایضاً، ص ۱۹۴۔

۱۰۰۔ محمد سرفراز خان گکھڑوی، مقام ابی حنیفہ، ص ۱۹۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جولاہے سیّد یا قریشی بن گئے لیکن وہ مثل مویشی تھے۔ آخر شجرہ نسب حکومت نے طلب کیا تو حقیقت کھل گئی کیونکہ

؎ حقیقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

یہی حال مولانا سرفراز کا ہے کہ لقب اہل حدیث کا مصداق اپنے ائمہ اہل رائے اور مقلدین اہل رائے کو خیال کر رہے ہیں لیکن حقیقت اصلیہ اور واقعات اورکتب اھل رأی کے مسائل اس کی شہادت نہیں دیتے۔ امام محمدی ''تاریخ بغداد'' کے اس حصّہ عربی کا ترجمہ ہے جو امام ابوحنیفہؒ سے متعلق ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ حجاج بن ارطاۃ کہتے ہیں ابوحنیفہ کون ہیں؟ اوران کی روایت قبول ہی کون کرتا ہے؟ اورابوحنیفہ ہیں کیا چیز؟(۱۰۱)۔

یحیٰی بن قطان محدث سے پوچھا جاتا ہے کہ ابوحنیفہ کی روایت کردہ حدیثیں کیسی ہیں؟ فرمایا: وہ حدیث جاننے والے نہ تھے۔ امام یحیٰی بن معین سے سوال ہوتا ہے تو یہ فرماتے ہیں: ابوحنیفہ کے پاس حدیثیں تھیں ہی کونسی جوان سے کوئی پوچھتا؟ ابو بکر بن داوٗد بیان فرماتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ نے کل ڈیڑھ سو حدیثیں روایت کی ہیں ان میں بھی آدھی خطا ہیں۔ حضرت سفیان بن عیینہ سے پوچھا جاتا ہے کہ اے ابومحمد! آپ کو کچھ مسائل ابوحنیفہ کے بھی یاد ہیں؟ کہا نہیں۔ ہرگز نہیں بالکل نہیں اور میں اس سے خوش ہوں (۱۰۲)۔ یہ تمام اقوال بڑے بڑے آئمہ کے ہیں۔

۱۰۱۔ محمد جوناگڑھی، امام محمدی، ترجمہ تاریخ بغداد احوال امام ابوحنیفہ، ص ۷۶۔ الخطیب البغدادی، تاریخ بغداد، ۱۳/۴۱۵۔ ۱۰۲۔ محمد جوناگڑھی، امام محمدی، ترجمہ تاریخ بغداد احوال امام ابوحنیفہ، ص ۷۵-۷۶۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک رسمِ عقیقہ:

واقعات سے جانچ کیجیے کہ امام محمدی ص ۲۷ میں لکھا ہے" امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے عقیقہ کے بارے میں بہت سی حدیثیں رسول اللہ ﷺ کی بیان فرمائیں اور بہت سی روائتیں صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اور تابعین کی بھی بیان کیں پھر تعجب کے ساتھ مسکرا کر فرمانے لگے دیکھو! ابوحنیفہ اسے جاہلیت کا کام بتاتے ہیں (یعنی عقیقہ کرنا کفر کے زمانہ کی رسم ہے)۔ میں کہتا ہوں "کتاب الآثار امام محمد" میں یہ لکھا ہے ابوحنیفہ سے باسناد وہ روایت ہے "اِنَّ الْعَقِيْقَةَ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ رُفِضَتْ" (۱۰۳) (عقیقہ جاہلیت کی رسم ہے جب اسلام آیا تو اس کو چھوڑ دیا گیا)۔ امام محمدؒ فرماتے ہیں۔ "قَالَ بِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ" (۱۰۴) (ہم اسی مسئلہ کو لیتے ہیں اور یہی مذہب ہمارے امام ابوحنیفہ کا ہے)۔ اسی طرح "مؤطا امام محمد" میں لکھا ہے (۱۰۵)۔

اب اس مسئلہ ہی سے قارئین اندازہ لگالیں کہ عقیقہ لڑکے، لڑکی کا سنت مؤکدہ ہے۔ جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ ائمہ اہل رأی اس سے منکر ہیں۔ اسی طرح ان کے اکثر مسائل کا حال ہے پھر ان کو اور ان کے مقلدین کو کسی طرح لقب مبارک اہل حدیث نصیب ہوسکتا ہے؟ "تاریخ بغداد" وغیرہ میں لکھا ہے کہ

۱۰۳۔ امام محمد، کتاب لآثار (مترجم) ص ۳۴۸۔

۱۰۴۔ امام محمد، کتاب الآثار (مترجم) ص ۳۴۸۔

۱۰۵۔ امام محمد، مؤطا امام محمد ص ۲۹۵ (مترجم)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوالسائب کہتے ہیں: میں نے حضرت وکیع جلیل القدر امام سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے اپنی تحقیق میں ابوحنیفہ کو دوسو حدیثوں کا جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں خلاف کرنے والا پایا ہے(۱۰۶)۔مولانا شبیر احمد عثمانی دیوبندی نے "فتح الملهم شرح مسلم" کے مقدمہ میں اسی روایت کو نقل کیا ہے(۱۰۷)۔

ابوحنیفہ اور ان کے فتووں کی حقیقت:

میں کہتا ہوں کہ اس بارے میں امام ابن ابی شیبہ نے مصنف کتاب کے جزء ابوحنیفہ میں کتاب" الرد علی ابی حنیفه"لکھی ہے اس میں ان حدیثوں کا ذکر ہے۔اس لئے امام بخاریؒ امام الدنیا فی الحدیث رحمہ اللہ تعالیٰ نے"تاریخ صغیر"میں اپنے شیخ الحدیث امام حمیدی رحمہ اللہ علیہ سے یہ بیان نقل کیا ہے کہ امام حمیدی نے امام ابوحنیفہ کی بابت یہ فرمایا: جس آدمی کے پاس رسول اللہ کی حدیثیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے آثار نہ ہوں ایسے شخص کی احکام اسلام میں کیسے تقلید کی جا سکتی ہے(۱۰۸)۔میں کہتا ہوں یہی وجہ ہے کہ کتب حدیث معتبرہ میں محدثین نے ابوحنیفہ سے کوئی حدیث روایت نہیں کی۔کیونکہ ایک تو وہ علم حدیث میں کمزور تھے دوسرا یہ وہ ضعیف تھے۔یہی حال ان کے مقلدین کا ہے کہ ان کے مسائل قرآن و حدیث کے خلاف ہیں۔

۱۰۶۔ خطیب بغدادی،تاریخ بغداد،ص ۴۱۶۔

۱۰۷۔ شبیر احمد عثمانی،فتح الملھم،شرح مسلم(مقدمہ)۔

۱۰۸۔ امام بخاری، تاریخ صغیر، ۴۱/۲(تحقیق۔ محمد ابراھیم زاید،دار المعارف بیروت، طبع اولیٰ ۱۹۸۶/۱۴۰۶ھ)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بہشتی زیور کی گلکاری:

''بہشتی زیور'' دیوبندی حنفیوں کی مسلّمہ کتاب میں نجاست کو پاک کرنے کے بیان میں یہ لکھا ہے (مسئلہ) ہاتھ میں کوئی نجس چیز (پاخانہ وغیرہ) لگی تھی اس کو کسی نے زبان سے تین دفعہ چاٹ لیا تو بھی پاک ہو جائیگا (۱۰۹)۔ یہ کسی آیت اور حدیث سے ثابت نہیں۔ مولوی اشرف علی تھانوی نے یہ مسئلہ ''فتاویٰ عالمگیری'' وغیرہ کتب فقہ سے اخذ کیا ہے۔ لیکن حنفی مذہب کا دوسرا فرقہ بریلوی اس مسئلہ فقہ کا منکر ہے۔ چنانچہ ان کا مفتی مولوی احمد رضا بریلوی اپنی کتاب ''احکامِ شریعت'' میں لکھتا ہے۔ انگلی کی نجاست چاٹ کر پاک کرنا کسی سخت گندی ناپاک روح کا کام ہے اور اسے جائز جاننا شریعت پر افترا و اتہام، حرام اور قاطع اسلام ہے۔ یہ کہنا محض جھوٹ ہے کہ منہ بھی پاک رہے گا۔ نجاست چاٹنے سے قطعاً ناپاک ہو جائے گا۔ اگرچہ بار بارو نجس ناپاک تھوک یہاں تک نگلنے سے کہ اثر نجاست کا منہ سے ڈھل کر سب پیٹ میں چلا جائے پاک ہو جائے گا مگر اس چاٹنے، نگلنے کو وہی جائز رکھے گا جو نجس کھانے والا ہو'' (۱۱۰)۔

مولوی بریلوی نے دیوبندیوں کی عداوت سے یہ لکھ دیا لیکن علم فقہ حنفیہ کی رُو سے مولوی اشرف علی صاحب کی بات درست ہے چنانچہ یہ مسئلہ ''منیۃ المصلّی'' اور ''فتاویٰ عالمگیری'' میں بھی لکھا ہے (۱۱۱)۔ درحقیقت حنفیہ کی فقہ ہی

۱۰۹۔ مولانا اشرف علی تھانوی، بہشتی زیور، حصہ دوم، ص۴ (شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور)۔

۱۱۰۔ احمد رضا بریلوی، احکام شریعت، حصہ سوم، ص۲۸۱۔

۱۱۱۔ کاشغری، سرید الدین محمد، منیۃ المصلی، ص۵۷ (نور محمد اصح المصابع کراچی)؛ فتاویٰ عالمگیری، مترجم سید امیر علی، ۷۰/۱ (حامد اینڈ کمپنی لاہور ۱۹۹۷ء/۱۳۹۹ھ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاف شریعت محمد یہ ہے۔اسی طرح ''بہشتی زیور'' میں سجدہ تلاوت کے بیان میں یہ مسئلہ لکھا ہے۔''سجدہ کی آیت پڑھ کر اگر رکوع میں چلی جائے اور رکوع میں یہ نیت کرے کہ میں سجدہ تلاوت کی طرف سے بھی یہی رکوع کرتی ہوں تب بھی وہ سجدہ ادا ہو جائیگا۔اگر رکوع میں یہ نیت نہیں کی تو رکوع کے بعد سجدہ جب کرے گی وہ سجدہ ادا ہو جائے گا'' (۱۱۲)۔

میں کہتا ہوں کہ ان حنفیوں کا قیاس ہے جو رائے سے گھڑا گیا ہے اسی واسطے ان کو اہل رائی کہتے ہیں حنفی مذہب قیاسی ہے کہ قیاس سے شریعت بناتے ہیں سب فقہ، کتب فقہ میں تراشی اور بنائی گئی ہے۔اس کو'' شریعت کوفیہ'' کہتے ہیں جو شریعت محمد یہ کے خلاف ہے۔

بہشتی زیور میں سجدہ تلاوت کا بیان:

شریعت محمد یہ میں سجدہ تلاوت کرنا سنت ہے۔آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرامؓ نے قرآن کے سجدوں کو اسی طرح کیا ہے جس طرح سجدہ عام طور پر زمین پر کیا جاتا ہے۔جس حافظ نے تراویح میں قرآن ختم کیا ہے اس کو ہر آیت سجدہ پر سجدہ کرنا سنت ہے۔ہارون آباد میں دیوبندیوں کی مسجد میں ایک حافظ نے تراویح میں قرآن ختم کیا۔اس کو بروئے فقہ چودہ اور بروئے حدیث نبوی ﷺ پندرہ سجدے کرنا سنت تھے اس نے ''بہشتی زیور'' کے تراشے ہوئے مسئلہ پر عمل کر کے سجدے نہ کئے اور رکوع کو سجدہ نیت میں سمجھ لیا۔اس نے حدیث کے خلاف کیا اور وہ سنت کا تارک ہو کر ملعون ہوا کیونکہ حدیث ہے کہ چھ شخصوں پر لعنت آئی ہے۔چھٹا رسول اللہ ﷺ نے یہ بیان

۱۱۲۔ مولانا اشرف علی تھانوی، بہشتی زیور، ص ۳۸ (شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا: والتارِکُ لسُنّتی (۱۱۳)(چھٹا وہ شخص ہے جو میری سنت کا تارک ہے) شرعی اور عرفی طور پر یہ سب اہل علم جانتے ہیں کہ رکوع اور چیز ہے اور سجدہ اور چیز۔ سجدہ زمین پر پیشانی وناک رکھنے کا نام ہے۔ عربی لغت میں بھی یہی لکھا ہے پس رکوع سے سجدہ کس طرح ادا ہوسکتا ہے۔ اس لیے یہ بدعت ہے حدیث میں آیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے: ''من عمل عملا لیس علیه اَمرُنا فھُوَ ر دٌّ''(۱۱۴)(جس شخص نے کوئی ایسا کام دین کا کیا جس پر میرا حکم نہ تھا وہ مردود ہے)۔ جناب نبی اکرم ﷺ نے سجدہ تلاوت رکوع میں نہیں کیا اور نہ اس کا حکم دیا۔ لہذا یہ مردود ہے اور نہ صحابہ کرام نے ایسا کیا اس لیے یہ بدعت ہے۔

بدعت کی تعریف:

چنانچہ تفسیر ابن کثیر میں لکھا ہے ''وأما أهل السنة والجماعة فيقولون كل فعلٍ اوقولٍ لم يثبت عن الصحابة فهو بدعة'' (۱۱۵)(اہل سنت والجماعۃ یہ کہتے ہیں کہ جو کام یا بات دین کی صحابہ کرامؓ سے ثابت نہیں وہ بدعت ہے)۔ بدعت وہی ہوتی ہے جو دین میں اچھی جان کر اپنی رائے وقیاس سے تراشی جائے اور اس پر نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرامؓ کا تعامل نہ پایا گیا ہو۔ سب بدعات اہل رائے نے اپنی رائے سے پیدا کی ہیں۔ شریعت محمدیہ میں ان کا وجود نہیں ہے بلکہ کئی بدعات شرک وکفر تک پہنچ گئی ہیں اس لئے ایسے لوگ نہ تو اہل سنت ہیں اور نہ ہی فرقہ ناجیہ میں داخل ہیں۔

۱۱۳۔ خطیب تبریزی، مشکاۃ المصابیح ص۲۲ (مطبع اصح المطابع کراچی)۔

۱۱۴۔ احمد بن حنبل، المسند ۶/۱۴۶ (مکتبہ دار الفکر، القاهرة)۔

۱۱۵۔ ابن کثیر، تفسیر ابن کثیر ۱/۲۷۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست بدعات: چند مشہور بدعات درج ذیل ہیں:

انبیاء و اولیاء کو خود مختار اور حاضر و ناظر جاننا، انبیاء و اولیاء کو غیب جاننے والے اور مشکل کشا سمجھنا، اولیاء اللہ کو حاجت روا جان کر حرف ندا سے پکارنا اور ان سے اپنی حاجات اور مرادیں مانگنا، ان کی نذر و نیاز دینا، ان کی خانقاہوں پر عرس کرنا، میلاد کرنا اور محمد ﷺ کی روح مبارک حاضر و ناظر جان کر قیام تعظیمی کرنا، انبیاء و اولیاء کو مالک تصور کر کے اپنے ناموں میں عبدیت کی ان کی طرف نسبت کرنا، شیخ عبدالقادر جیلانی کے نام کا وظیفہ کرنا اور ان کے نام کی گیارہویں دینا، بزرگوں کے ناموں کے تعویذ لکھ کر ان سے حاجت چاہنا اور ضرار دفع کرنا، نماز احتیاطی پڑھنا، قضا عمری دینا، مُردوں کا اسقاط کرنا، کھانوں پر ختم پڑھ کر ایصال ثواب کرنا، جمعرات و شب برأت میں ارواح کے آنے کا اعتقاد رکھ کر ایصال ثواب کرنا، محرم کا عاشورہ کرنا، رونا، پیٹنا، قبروں پر پانی چھڑکنا اور روڑ ڈالنا، رمضان کی ستائیسویں منانا، وباء وغیرہ پر اذانیں دینا، میت کو دفن کر کے اس کی قبر پر اذان دینا، میت کی قبر پر فرش بچھا کر فاتحہ خوانی کرنا، ساتویں روز چنّوں پر کلمہ پڑھ کر میت کو ایصال ثواب کرنا، میت کی الفی پر کلمہ لکھنا، تیجا کرنا، ساتا کرنا، چالیسواں کرنا، حافظوں کو میت کے گھر پر جمع کر کے قرآن خوانی کرانا، نمازوں کی نیّت زبان سے پڑھنا، اذان کے بعد صرف کلمہ طیبہ پڑھنا، نام محمد ﷺ کا سن کر انگوٹھے چومنا اور آنکھوں پر رکھنا اور وضو کے بعد سورہ انا انزلناہ پڑھنا، ناپاک کپڑے کو پاک کرتے وقت پانی ڈالنے کے ساتھ ساتھ کلمہ پڑھنا، عرس کے لئے یا نذر و نیاز دینے کے لئے خانقاہوں کا سفر کرنا، بزرگوں کی قبروں پر جا کر سجدہ اور رکوع کرنا، ہاتھ اٹھا کر بزرگوں سے دعا کرنا، پاکپتن جا کر بہشتی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دروازے سے گزرنا، وہاں ڈنڈے مارنا اور کھانا، جو مر جائے اس کو شہید سمجھنا، قبریں پختہ کرنا اور وہاں چراغ جلانا، قبروں کو بوسہ دینا، خانقاہوں پر جا کر بچوں کے بال منڈانا، عرسوں پر عورتوں کو ساتھ لے جانا، حاجی شیر کے عرس پر جا کر عورتوں کا مجرد لوگوں کے ساتھ چکّی پیسنا، پیروں کا عورتوں کو خلوت میں بٹھا کر ان کو مرید کرنا اور معانقہ کرنا، راگ قوالی سن کر وجد میں آنا اور حال کھیلنا، قبروں پر بیٹھ کر حافظوں کا قرآن پڑھنا، نمازوں کے بعد امام اور مقتدیوں کا بحالت اجتماعی ہمیشہ کیلئے دعا مانگنا، نماز کے بعد تین بار دعا مانگنا، فرضوں کے علاوہ سنت ونوافل پڑھ کر لازمًا دعا مانگنا، اذان سے پہلے بلند آواز سے ندائیہ درود پڑھنا، نکاح خوانی کے وقت دولہا دلہن کو ایمان کی صفتیں اور کلمے پڑھانا، ختنہ کی دعوت پر برادری کا اکٹھا کرنا، لڑکی کو نکاح کے دنوں میں مکان کے کسی گوشہ میں اعتکاف (مایوں) بٹھانا، شادی میں مردوں کے ہاتھوں پر مہندی لگانا اور گانا باندھنا، دولہا کے سر پر سہرہ باندھنا، چار اماموں میں سے کسی ایک امام کی تقلید کر کے ان کے ناموں کے مذہب مقرر کرنا اور فرقہ بندی وغیرہ۔

رسومات شرکیہ و بدعیہ کا عام رواج ہے اور یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم اہل سنت ہیں یہ دعویٰ باطل ہے۔ کتاب وسنت میں ان رسموں اور بدعتوں کا نام و نشان بھی نہیں پایا جاتا۔ ایسے بدعتیوں کے اعمال صالحہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور خیرات وغیرہ کچھ بھی قبول نہیں ہیں۔ چنانچہ ابن ماجہ میں یہ حدیث ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ابی اللہ ان یقبل عَمَلَ صاحبِ بدعةٍ حتّی یَدَعَ بِدعَتَهٗ'' (۱۱۶) (بلکہ بدعتی لوگ جب تک اپنے گناہوں سے توبہ نہ کریں۔ توبہ قبول نہیں ہوتی)۔ چنانچہ حدیث میں ہے: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ان اللہ حجب التوبة عن کلّ صاحب بِدعةٍ

۱۱۶۔ ابن ماجہ محمد بن یزید السنن، ج۱، ص۵۰ ح۸ (مکتبہ دارالسلام ریاض)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حتّی یَدَعَ بِدْعَتَهٗ" (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صاحب بدعت جب تک بدعت نہ چھوڑے توبہ قبول نہیں ہے)(۱۱۷)۔

اس گھر اوپر کدے نہ ہووے رحمت رب غفاری
جس گھر سنت قدم نہ پایا بدعت شرکاں جاری

حنفی مذہب کے لوگ:

جس قدر لوگ گندے پیشے والے ہیں سب حنفی مذہب میں سمائے ہوئے ہیں۔ وجودی، حلولی، مرجئہ، معتزلہ، جہمیہ، علی کے ملنگ، بھنگی، شرابی، چرسی، پوستی، افیونی، مداری، مراثی، نقال، گرزمار، ڈھول باجہ بجانے والے، ڈھڈی، ہیجڑے، نجومی، پادھے، رملی، گویّے، بازیگر، بندرو ریچھ والے قلندر، پیر گدیاں والے، بازاری عورتیں، رنڈیاں، یہ سب حنفی مقلد کہلاتے ہیں۔ پھر مذہبی تفریق کے علاوہ طریقت کی رُو سے فرقہ بندی ہے جو قرون ثلاثہ میں نہ تھی۔ کوئی نقشبندی حنفی ہے، کوئی قادری حنفی ہے، کوئی مجددی حنفی کہلاتا ہے، کوئی نوشاہی ہے اور کوئی سہروردی حنفی ہے۔ یہ فرقہ بندی مذہبی اور سلسلہ پیری مریدی طریقت کا بدعت ہے۔

سوادِ اعظم کے دعویدار:

پھر عہدِ حاضر میں حنفی مذہب کے دو فرقے ہیں جو اپنے آپ کو اہلِ سنت کہلاتے ہیں اور وہ یہ ہیں: دیو بندی حنفی، بریلوی حنفی۔ دونوں ایک دوسرے کی تکفیر کرتے ہیں۔ دیو بندی بریلوی کو اہل بدعت اور کافر کہتے ہیں۔ بریلوی دیو بندیوں کو کافر اور مرتد کہتے ہیں اس پر حیرت اور تعجب یہ ہے کہ جب اہل حدیث کے ساتھ

۱۱۷۔ منذری، عبد العظیم، ترغیب وترہیب ۱/۸۶، ح ۱۱ (شرکۃ مکتبہ مصطفی البابی حلبی واولادہ مصر)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقابلہ ہو تو پھر یہ سب بھائی بھائی ہو کر سواد اعظم ہونے کا دعویٰ کر کے سچے بنتے ہیں۔ پھر مذکورہ بالا گندے پیشہ والوں کو ساتھ ملا کر بڑی جماعت بناتے ہیں حالانکہ یہ سب فرقے سواد اعظم سے خارج ہیں۔ کیونکہ سواد اعظم سے مراد کثرت افراد متضاد نہیں ہے بلکہ اعظم سے مراد عظمت والی جماعت ہے جو نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرامؓ کا طرزِ عمل رکھتی ہے چنانچہ حدیث ہے "**قالوا یا رسول اللہ ﷺ ما السواد الاعظم قال النبی ﷺ من کان علی ما أنا علیه وأصحابی**" (۱۱۸) (صحابہ کرامؓ نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! سواد اعظم کون ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جو لوگ اس طریقہ پر چلیں گے جس پر اس وقت میں اور میرے اصحاب ہیں)۔ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرامؓ نہ دیو بندی نہ حنفی، نہ بریلوی، نہ شیعہ و رافضی تھے۔ اور نہ ہی مرزائی، نقشبندی، سہروردی تھے۔

اہلِ حدیث کی فضیلت:

یہ سب کسی فرقہ میں نہ تھے بلکہ قرآن و حدیث پر عمل کرتے تھے پس یہ فرقے بعد کی پیداوار ہیں۔ پس یہی طریقہ اہلِ حدیث کا ہے جو سچے اہل سنت ہیں۔ اس لئے کہ سب فرقوں نے اپنے اپنے امام مقرر کر لئے ہیں جن کی تقلید کرتے ہیں۔ اہل حدیث نے کوئی امام مقرر نہیں کیا صرف نبی کریم ﷺ کو اپنا امام اعظم جانتے ہیں جو امام الانبیاء ہیں۔ وہ باقی امتی اماموں کو یکساں جان کر ہر ایک کی اس بات کو صحیح جانتے ہیں جو قرآن و حدیث کے موافق ہوتی ہے۔ بدورِ السافرہ میں امام سیوطی سلف سے نقل کرتے ہیں "هٰذَا اکبر شرفٍ لِاَهلِ الْحَدِيْثِ لِاَنَّ اِمَامَهُمْ

۱۱۸۔ ہیثمی، نور الدین علی بن ابی بکر، مجمع الزوائد، ۷/۲۶۲ (مکتبہ المعارف بیروت ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

النَّبِیُّ ﷺ (۱۱۹) (یہ اہلِ حدیث کے لئے بڑا اشرف ہے کیونکہ ان کا امام نبی ﷺ ہے) اور حافظ امام ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں بھی یہ عبارت لکھی ہے "ھذا اکبر شرف لِاَصْحَابِ الحدیث لان امامھم النبی ﷺ" (۱۲۰) (یہ بہت بڑا اشرف اہل حدیث کو حاصل ہے کہ ان کے امام نبی کریم ﷺ ہیں)۔ اس لئے اس جماعت اہل حدیث کو محدثین نے طائفہ منصورہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ امام حاکم اپنی کتاب معرفۃ علوم الحدیث میں لکھتے ہیں "اِنَّ الطَّائِفَةَ الْمَنْصُورَةَ الَّتِی یُرْفَعُ الْخُذْلَانُ عَنْهُمْ الی قیام السَّاعَةِ هُمْ اَصْحَابُ الْحَدِیْثِ" (۱۲۱) (طائفہ منصورہ جس کو مدد الٰہی حاصل ہے اور ان سے خُذلان اٹھایا گیا ہے وہ اہل حدیث ہیں) خُذلان مدد نہ کرنا اور چھوڑ دینا کو کہتے ہیں، لوگ ان کی مدد چھوڑ دینگے تو ان کو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی پرواہ نہ ہوگی۔ اور معرفۃ علوم الحدیث میں یہ بھی ہے۔ عمرو بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہ میرے باپ حفص سے کسی نے کہا کہ کیا آپ اہل حدیث کو نہیں دیکھتے کہ وہ کیسے ہیں؟ (۱۲۲) حفص بن غیاث نے کہا "ھم خیر اھل الدنیا" (وہ تمام دنیا کے انسانوں سے بہتر ہیں) اور ابوبکر بن عیاش نے کہا کہ میں بھی امید رکھتا ہوں کہ سب لوگوں سے یہ اہل حدیث بہترین ہیں۔ امام حاکم نے ان دو گواہوں کی تصدیق کی اور فرمایا "ولقد صدقا جمیعا ان اصحاب الحدیث خیر الناس" (۱۲۳) (ہر دو محدّثوں نے یہ سچ کہا ہے کہ اہل حدیث سب لوگوں سے افضل ہیں)۔

اور امام حاکم نے ان کے یہ اوصاف ذکر کئے ہیں کہ وہ صالحین اور سلف کے طریقہ کے پیروکار رہیں اور اہل بدعت اور حق کے مخالفوں کے احادیث نبویہ ﷺ

۱۲۰۔ ابن کثیر، اسماعیل، تفسیر القرآن العظیم المعروف تفسیر ابن کثیر، ۵/ ۲۰۷۔ ۱۲۱۔ حاکم، معرفۃ علوم الحدیث، ص۲۔ ۱۲۲۔ ایضاً، ص۳۔ ۱۲۳۔ ایضاً، ص۲-۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ سر پھوڑتے ہیں اور سفر اٹھا کر علم کی درسگاہوں میں جا کر احادیث نبویہ اور آثار صحابہ کرامؓ جمع کرنے پر قناعت کرتے ہیں (۱۲۴)۔ اور امام احمد بن سنان سے سند کے ساتھ یہ نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں "**لیس فی الدنیا مبتدع الا وھو یبغض اھل الحدیث**" (۱۲۵) (دنیا میں ایسا کوئی بدعتی نہیں ہے جو اہل حدیث کو دشمن جان کر ان سے مقابلہ کرتا نہ ہو)۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ جب بدعتی بدعات کرنے لگ جاتے ہیں تو حدیث کی حلاوت ان کے دلوں سے نکل جاتی ہے (۱۲۶)۔

کوئی مولانا محمد سرفراز گکھڑوی صاحب گوجرانوالہ کے دیوبندی سے پوچھے کہ مذہب اہل حدیث قدیم سے چلا آ رہا ہے یا حنفیوں سے یہ نام چھین کر لیا ہے۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ "منہاج السنہ" میں یہ فرماتے ہیں "**فاعتقاد اھل الحدیث ھو السنة المحصنة لا نه ھو الاعتقاد الثابت عن النبی صلی اللہ علیه وسلم**" (۱۲۷) (اعتقاد اہل حدیث کا محض حدیث نبوی ﷺ پر ہے کیونکہ یہ اعتقاد مسلسل سند کے ساتھ نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے)۔ مذہب اہل حدیث اور اہل رائے کے مقلدین کا یوں فرق معلوم کر لیں کہ جناب مولانا محمد معینؒ جو حنفی ہیں اور حضرت شاہ ولی اللہؒ کے تلامذہ میں سے ہیں وہ اپنی کتاب "دراسات اللبیب" میں لکھتے ہے "مجھے ان مقلدین پر تعجب آتا ہے کہ رفع یدین کرنا رکوع کو جاتے اور سر اٹھاتے وقت کرنا احادیث متواترہ سے ثابت ہے جو قطعی الثبوت ہے نہیں کرتے۔

۱۲۴- حاکم، معرفۃ علوم الحدیث، ص ۲-۳

۱۲۵- ایضاً، ص ۲-۳

۱۲۶- ایضاً، ص ۲-۳

۱۲۷- شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ، منہاج السنہ ۱/ ۲۲۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف اپنے مذہب کی وجہ سے کہ ہمارے اماموں نے نہیں کیا اور رکوع سے پہلے وتر کی دعا قنوت کے وقت رفع یدین کرنا کسی حدیث نبوی ﷺ سے ثابت نہیں اس کو کرتے بلکہ واجب سمجھتے ہیں کہ مذہب ابو حنیفہ کے موافق ہے"(۱۲۸)۔ پس تقیّد مذہبی باطل ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ مقلدین حنفیہ مذہبی تقیّد کی وجہ سے ان حدیثوں کو قبول نہیں کرتے جو ان کے مذہب کے خلاف ہیں اور اہل حدیث لوگوں کا کسی فرقہ اور دھڑا بندی سے تعلق نہیں ہے اس لئے وہ ہر حدیث صحیح کو مان لیتے ہیں۔ اس لئے اہل حدیث ٹھیٹھ اسلام پر قائم ہیں جو کتاب وسنت میں موجود ہے اور بغیر کسی رورعایت اور جانب داری کے اس پر عمل کرتے ہیں۔

معین مذہب کی تقلید اور تعصب بندی:

دیگر مذاہب خصوصاً حنفی اپنے امام کی تقلید جبل فی الجید کرنے کی وجہ سے ہر حدیث پر عمل نہیں کر سکتے صرف انہی روایات کو لیتے ہیں جو تقلید کے احاطہ میں آ گئی ہیں۔ یہ گمراہی ہے اور مذہبی تقیّد کہ تقلید کر کے حنفی، مالکی، شافعی یا حنبلی بننا شریعت محمدیہ ﷺ سے ثابت نہیں ہے اور یہ مذہبی تقیّد ہی عمل بالحدیث سے مانع ہے۔ لہذا حنفی، شافعی وغیرہ بننا ہی جائز نہیں ہے اور جو بن گیا وہ اہل سنت سے خارج ہوا۔ کیونکہ اس نے نئی شریعت بنائی۔ کتاب "شرح عین العلم" میں علامہ ملا علی قاری لکھتے ہیں "وَمِنَ الْمَعْلُوْمِ اَنَّ اللهَ سُبحانه وتعالٰی مَا كَلَّفَ اَحَدًا اَنْ يَكُوْنَ حَنَفِيًّا اَوْ مَالِكِيًّا اَوْ شَافِعِيًّا اَوْ حَنْبَلِيًّا بل كَلَّفَهُمْ اَنْ يَعْمَلُوْا بِالسُّنَّةِ" (۱۲۹) اور "القول السدید" میں علامہ طحاوی فرماتے ہیں "اِعْلَمْ اَنَّهٗ لَمْ يُكَلِّفِ

۱۲۸۔ محمد معین، دراسات اللبیب، ص۴۱۳-۴۱۴۔ (سندھ ادبی بورڈ کراچی طبع اول ۱۹۵۷ء)۔

۱۲۹۔ ملا علی قاری، شرح عین العلم، ص۳۲۶۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ تعالٰی اَحدًا مِنْ عِبَادِهٖ بِاَنْ یَکُوْنَ حَنفِیًّا اَوْ مَالِکِیًّا او شَافِعِیًّا او حَنبَلِیًّا بَلْ اَوْجَبَ عِلْمَ الدِّیْنِ بِمَا بَعَثَ بِهٖ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا ﷺ و الْعَمَلَ بِشَرِیْعَتِهٖ'' (۱۳۰) دونوں عبارتوں کا خلاصہ ومطلب ایک ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے کسی شخص کو یہ تکلیف نہیں دی کہ وہ حنفی بنے یا مالکی، شافعی بنے یا حنبلی۔ بلکہ یہ واجب کیا کہ شریعت محمدیہ پر سنت کے مطابق عمل کرے۔ ''میزان شعرانی'' میں امام شعرانی ابن عبدالبر کے حوالے سے فرماتے ہیں ''وکان یقول ایضا لم یبلغنا فی حدیث صحیح ولا ضعیف انّ رسول اللہ ﷺ اَمرا احداً من أمته بالتزام مذهبٍ معیّنٍ'' (۱۳۱) (امام ابن عبدالبر نے فرمایا: کسی صحیح حدیث یا ضعیف میں یہ حکم نہیں پہنچا رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت میں سے کسی شخص کو یہ حکم دیا ہو کہ ایک مذہب معین کسی امام کے نام سے لازم اور مقرر کر لینا)۔ نیز ''میزان'' میں امام شعرانی مزید لکھتے ہیں: امام ابن عبدالبر فرماتے تھے ہم کو کسی امام سے یہ روایت نہیں پہنچی انہوں نے اپنے شاگردوں اور رفیقوں کو یہ حکم دیا ہو کہ ایک مذہب معین کو لازم کر لینا (۱۳۲)۔ جب ایک مذہب معین لازم کرنے کا ثبوت نہ قرآن وحدیث میں ہوا اور نہ اماموں سے تو مذہب بنانے اور ایک مذہب کا مقلد ہونا حرام اور بدعت ہوا۔ پس حنفی، شافعی وغیرہ مذہب باطل ہوئے اور اہلسنت اور اہل حدیث ہو کر قرآن وحدیث پر اصل حکم ہوا۔

۱۳۰۔ ملا علی قاری، القول السدید، ص ۴۔

۱۳۱۔ امام شعرانی، ابوالمواہب عبدالوہاب، المیزان، ۱/۳۴۔

۱۳۲۔ ایضاً۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلک قرآن وسنت کی بقاء:

مسلمانوں کو تمام فرقہ بندیوں سے اور مذاہب سے بچ کر اہل حدیث ہونا چاہئے کہ اس مذہب کا دار ومدار قرآن وحدیث پر ہے۔ اس میں نہ فرقہ بندی ہے اور نہ ہی رسومات شرکیہ و بدعیہ پائی جاتی ہیں۔ یہی مذہب رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرامؓ اور ائمہ دین کا تھا۔ یہی اب چلا آ رہا ہے اور آخر تک چلا جائے گا۔ حتی کہ امام مہدی اور حضرت عیسی علیہ السلام اسی مذہب پر عمل کرینگے باقی تمام فرقے اور مذہب حرف غلط کی طرح مٹ جائیں گے۔

امام مہدی کا اختلافات کو ختم کرنا:

چنانچہ امام شعرانی "کشف الغمہ" میں یہ فرماتے ہیں ان کی طویل عبارت کا ضروری حصہ یہاں نقل کیا جاتا ہے۔ پوری عبارت اصل کتاب میں ملاحظہ کرلیں۔ "فانّه علیه السلام اذا خرجَ یَرْفَعُ الخلاف و الآراء من الارض فلا یبقی فی ایّامِهِ اِلَّا الدین الخالص" (۱۳۳) (جب امام مہدی کا خروج ہوگا تو تمام مذہبی اختلاف اور آراء ان کے زمانہ میں اٹھ جائینگے۔ صرف خالص دین جو قرآن وحدیث میں ہے باقی رہ جائیگا)۔ "ویُعادِیهِ سِرًّا مُقلّدَة العلماء الموجودُونِ فی زمنه حِینَ یَرَوْنه یَذْهَبُ اِلٰی خِلافِ ما ذَهَبَ اِلَیهِ ائمتُهُم لِاعْتِقَادِهِم اَنَّ اللّٰہ تَعالٰی لا یُوجدُ بَعْدَ أئمتِهِم اَحدًا یُعْلُوهُم فِی الْعِلْمِ" (۱۳۴) (مقلدین اندرونی طور پر امام مہدی کے دشمن ہونگے۔ جو ان کے

۱۳۳۔ امام شعرانی، ابو المواہب عبد الوہاب، کشف الغمہ ۱/ ۸ (شرکۃ مکتبہ مصطفیٰ البابی حلبی واولادہ مصر ۱۳۷۰ھ/۱۹۵۱ء)۔ ۱۳۴۔ امام شعرانی، ابوالمواہب عبدالوہاب، کشف الغمہ ۱/ ۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمانہ میں موجود ہونگے جب دیکھیں گے امام مہدی اماموں اھل رأی کے خلاف عمل کر رہا ہے کیونکہ مقلدین کا اعتقاد ہے اللہ تعالیٰ اماموں کے بعد کسی کو پیدا ہی نہ کریگا جو علم شریعت میں ہمارے اماموں سے بڑھ کر ہو)۔ وَلَكِنَّهُمْ يَدْخُلُوْنَ تَحْتَ طَاعَتِهٖ خَوْفًا مِنْ سَطْوَتِهٖ ورغبة فِيْمَا لَدَيْهِ مِنَ الْمَالِ فَانه هُوَ وَالسيف اَخْوَانِ فَلاَ يُنَازِعُهُ اَحَدٌ اِلَّا خَذَلَ" (۱۳۵) (لیکن مقلدین امام مہدی کی طاعت میں مجبور ہو کر داخل ہونگے کیونکہ ایک تو ان کو تلوار کا خوف ہوگا کہ اگر ہم نے بغاوت کی تو یہ خلیفہ ہم کو قتل کر دے گا۔ اور دوسرا ان کو مال کا طمع ہوگا کہ اگر ہم مہدی کے ماتحت رہینگے تو وہ ہم کو مال دیگا کیونکہ خزانہ اُسی کے قبضہ میں ہوگا)۔ "وَفِيْ الْحَدِيْثِ: أنه يقفو عليه السلام اثر رسول الله ﷺ لا يخطى"، فلا يحكم فى تحليل او تحريم الا بما كان يحكم به ﷺ لو كان حيّا" (۱۳۶) (حدیث میں ہے کہ امام مہدی رسول اللہ ﷺ کی حدیث کی پیروی کرینگے خطا نہ کریں گے۔ حلال حرام کے بارے میں وہی حکم جاری کرینگے جو رسول اللہ ﷺ اپنی زندگی میں کرتے رہے)۔ پھر لکھتے ہیں: وآخِرُ المذاهب اِنْتِرَاضًا مِنَ الْاَرْضِ مَذْهَبُ الْاِمَامِ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَضى الله عنه" (۱۳۷) (تمام مذاہب کے مقلدین میں سے مقلدین امام ابوحنیفہؒ کا مذہب سب سے آخر میں ختم ہوگا)۔ کیونکہ اس مذہب کے مقلدین کی اکثریت ہے اور یہ آہستہ آہستہ ہی ختم ہوتی ہے۔ پھر لکھتے ہیں کہ جب مذاہب مقلدین کے ختم ہوگئے اور کسی امام کی تقلید نہ

۱۳۵۔ امام شعرانی، ابوالمواھب عبدالوہاب، کشف الغمہ ۱/ ۸

۱۳۶۔ ایضاً۔

۱۳۷۔ امام شعرانی، ابوالمواھب عبدالوہاب، کشف الغمہ ۱/ ۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہی تو ایک امام کی اتباع باقی رہ جائے گی" لانہ ﷺ ھو الامام والنور" (۱۳۸) (کیونکہ نبی کریم ﷺ ہی اصل امام اور نور ہدایت ہیں)۔

اہلِ حدیث کا مقام:

شعرانی لکھتے ہیں: آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی ہے: یا اللہ ان لوگوں پر رحم فرما جو میری حدیث سن کر حرف بحرف آگے پہنچاتے ہیں۔ پس اس دعا کا حقدار طائفہ محدثین کا ہے۔"اَلَّذِیْنَ اعتَنُوا بِضَبْطِ اَفْعالِہٖ ﷺ واَقْوالِہٖ ویَرْوُوْنَ عنہُ اَحادِیْثَہٗ بِالسَّنَد" (۱۳۹) (انہوں نے خوب توجہ اور کوشش فرما کر نبی کریم ﷺ کے افعال واقوال کو خوب ضبط کیا اور آپ ﷺ کی حدیثوں کو اسناد کے ساتھ روایت کیا)۔ پس یہ جماعت اس وقت امام مہدی کے ساتھ ہوگی جو احادیث نبویہ پیش کریگی۔ امام خطیب بغدادیؒ نے اپنی کتاب "الکفایۃ" میں لکھا ہے کہ اگر اہل حدیث رسول اللہ ﷺ کی حدیثوں کو جمع کر کے ان کی حفاظت نہ کرتے۔"لَبَطَلَتِ الشریعۃُ تعطلت اَحکَامُھَا" (۱۴۰) (شریعت محمدیہ صاف بیکار ہو جاتی اور اس کے احکام ضائع ہو جاتے)۔ اس تصریح سے روز روشن کی طرح ثابت ہو گیا کہ سب جھوٹے مذاہب مٹ جائیں گے صرف قرآن وحدیث اور اہل حدیث باقی رہ جائے گا۔ ان کو کوئی مٹا نہ سکے گا۔ ہمارا دعویٰ تھا کہ دین و مذہب وہ سچا ہے جو اوّل سے آخر تک باقی رہے۔ سو الحمد للہ وہ اہل حدیث ہے۔ والسلام

وآخر دعوٰنا ان الحمد رب العالمین

الراقم والعارض

عبدالقادر عارف حصاری غفرلہ الباری

۱۳۸- ایضاً۔ ۱۳۹- ایضاً۔ ۱۴۰- خطیب بغدادی، احمد بن علی ، الکفایۃ فی علم الروایۃ ص۵ (مکتبہ دائرۃ المعارف عثمانیہ حیدرآباد دکن ۱۳۵۷ھ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مصادر و مراجع

۱۔ قرآن مجید۔

۲۔ ابن تیمیہ، ابوالعباس احمد بن عبدالحلیم، منہاج السنہ، مطبعہ الکبری الامیر یہ بولاق مصر ۱۳۲۲ھ۔

۳۔ ابن حجر، احمد بن علی عسقلانی، لسان المیزان، مکتبہ دار المعارف نظامیہ حیدر آباد دکن، طبع اولی ۱۳۳۱ھ۔

۴۔ ابن رجب، عبدالرحمٰن بن الفرج شہاب الدین، کتاب الذیل علی طبقات الحنابلہ، مطبع السنۃ المحمدیہ القاہرہ ۱۹۵۲/۱۳۷۲ھ۔

۵۔ ابن القیم، ابوعبداللہ محمد بن بکر، اعلام الموقعین، دار الحدیث القاہرۃ۔

۶۔ ابن کثیر، عماد الدین ابو الفداء اسماعیل، تفسیر القرآن العظیم، المعروف تفسیر ابن کثیر، مکتبہ النھضہ العربیہ بیروت۔

۷۔ ایضاً، ایضا: مکتبہ سہیل اکیڈمی شاہ عالم مارکیٹ لاہور، ۱۹۷۳/۱۳۹۳ھ، طبع اوّل۔

۸۔ ابن ماجہ، ابوعبداللہ محمد بن یزید، السنن، مکتبہ دار السّلام الریاض۔

۹۔ ابن ھمام، کمال الدین محمد بن عبدالواحد، التحریر فی اصول الفقہ، دار الفکر بیروت۔

۱۰۔ ابوجعفر، محمد الکلینی، اصول کافی مع شرح صافی، القاہرہ۔

۱۱۔ ایضاً، اصول کافی، اشارات علمیہ، تہران۔

۱۲۔ ابوحنیفہ، نعمان بن ثابت، فقہ اکبر مع شرح، مجتبائی پریس دہلی، ۱۳۲۵ھ۔

۱۳۔ ایضاً، کتاب الوصیہ، دار الفکر بیروت۔

۱۴۔ ابوالفضل، عبدالحفیظ بلیاوی، مصباح اللغات، سعید اینڈ کمپنی، کراچی۔

۱۵۔ احمد، ابن ابی سعید، نور الانوار فی شرح المنار، ت، ثناء اللہ الزاھدی، مرکز الامام البخاری للتراث والتحقیق الجامعۃ الاسلامیہ، صادق آباد، ۱۹۹۵ء۔

۱۶۔ احمد بن حنبل، ابوعبداللہ، عقیدہ اہل سنت، مطبوعہ سٹار پریس دہلی۔

۱۷۔ ایضاً، المسند، مکتبہ دار الفکر، القاہرۃ۔

۱۸۔ احمد رضا بریلوی، احکام شریعت، نوری کتب خانہ لاہور۔

۱۹۔ اشرف علی تھانوی، بہشتی زیور، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۲۰۔ ایضاً، اسباب غفلت، تالیفات اشرفیہ، ملتان۔
۲۱۔ ایضاً، فان الجنۃ ھی الماوٰی، تالیفات اشرفیہ، ملتان۔
۲۲۔ امیر علی، سید، مقدمہ عین الھدایہ، قانونی کتب خانہ لاہور۔
۲۳۔ بحر العلوم، عبد العلی محمد، شرح مسلم الثبوت، مطبوعہ نول کشور لکھنؤ، ۱۸۷۸ء۔
۲۴۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، مکتبہ دار السلام الریاض الطبعۃ الثانیہ ۱۹۹۹ء۔
۲۵۔ ایضاً، کتاب الضعفاء، دار الوعی حلب۔
۲۶۔ ایضاً، التاریخ الصغیر (ت۔ محمد ابراہیم زاید) دار المعارف بیروت، طبع اولی ۱۹۸۶/۱۴۰۶ھ۔
۲۷۔ ترمذی، ابو عیسی محمد بن عیسی، السنن، کتب خانہ رشیدیہ، دہلی۔
۲۸۔ تفتازانی، سعد الدین مسعود بن عمر، التلویح لمتن التنقیح فی اصول الفقہ، مکتبہ و مطبعۃ محمد علی صبیح واولادہ بمصر۔
۲۹۔ الحاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ، المستدرک علی الصحیحین، دار الکتاب العربی بیروت۔
۳۰۔ حسین بن محمد الحسن، تاریخ خمیس، مؤسسہ شعبان بیروت۔
۳۱۔ خطیب بغدادی، ابو بکر احمد بن علی، تاریخ بغداد، دار الکتاب العربی بیروت۔
۳۲۔ خطیب بغدادی، ابو بکر احمد بن علی، شرف اصحاب الحدیث، دار الطباعۃ، اہل مطبعہ سی، انقرہ، طبع ثانی ۱۹۹۱ء۔
۳۳۔ ایضاً، الکفایۃ فی علم الروایۃ، مکتبہ دار المعارف عثمانیہ حیدر آباد دکن ۱۳۵۷ھ۔
۳۴۔ خطیب تبریزی، ابو عبد اللہ ولی الدین محمد بن عبد اللہ، مشکاۃ المصابیح، مکتبہ دار الفکر بیروت ۱۹۹۱/۱۴۱۱ھ۔
۳۵۔ ایضاً، ایضا مطبع نور محمد اصح المطابع کراچی۔
۳۶۔ دارقطنی، ابو الحسن علی بن عمر، السنن، ادارۃ نشر السنۃ ملتان۔
۳۷۔ دارمی، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن، السنن، مدینہ منورہ۔
۳۸۔ الذہبی، شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد، میزان الاعتدال، دار الکتب العلمیہ بیروت، الطبعۃ الاولی ۱۹۹۵/۱۴۱۶ھ۔
۳۹۔ سیوطی، جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر، الاتقان فی علوم القرآن، سہیل اکیڈمی لاہور، ۱۹۷۴/۱۳۹۴ھ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۰- ایضاً، درمنثور فی تفسیر الماثور، المکتبہ الاسلامیہ، تہران۔
۴۱- ایضاً، اعلام، دارالفکر القاہرہ۔
۴۲- ایضاً، تاریخ الخلفاء، نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی۔
۴۳- ایضاً، البدور السافرۃ فی الامور الآخرۃ، مطبعۃ کاشی رام لاہور ۱۳۳۸ھ/ ۱۹۱۹ء
۴۴- شامی، ابن عابدین، ردالمحتار شرح درمختار، دارالفکر القاہرۃ۔
۴۵- شاہ ولی اللہ، حجۃ اللہ البالغہ، المکتبہ السّلفیہ لاہور، الطبعۃ الاولی، ۱۹۷۵ء۔
۴۶- شبیر احمد عثمانی، فتح الملہم، شرح مسلم، مقدمہ، کراچی۔
۴۷- شبلی نعمانی، سیرۃ النعمان، مطبوعہ کاشی رام پریس، لاہور۔
۴۸- شعرانی، ابوالمواہب عبدالوہاب، کشف الغمہ، شرکۃ مکتبہ مصطفیٰ البابی حلبی واولادہ مصر ۱۳۷۰ھ/ 1951ء۔
۴۹- ایضاً، المیزان، مطبعہ ازھریۃ مصر، طبعہ ثانیہ، ۱۳۱۷ھ۔
۵۰- الشوکانی، محمد بن علی، تفسیر فتح القدیر، دارالفکر بیروت، ۱۹۸۳/۱۴۰۳ھ۔
۵۱- عبدالحی لکھنوی، الرفع والتکمیل، مکتبہ الاسلامیہ حلب، ۱۳۸۳ھ۔
۵۲- عبدالرحمٰن بن خلدون، مقدمہ ابن خلدون، ترجمہ راغب رحمانی، مطبع نفیس اکیڈمی کراچی، طبع نہم ۱۹۸۰ء۔
۵۳- عبدالعزیز محدث دہلوی، شاہ، ہدیہ مجیدیہ ترجمہ تحفہ اثناء عشریہ، مترجم عبدالمجید خان، میر محمد کتب خانہ، کراچی۔
۵۴- عبدالقادر جیلانی، غنیۃ الطالبین، مکتبہ خاور لاہور، الطبعہ الاولی ۱۹۷۶/۱۳۹۶ھ۔
۵۵- ایضاً، مراۃ الحقیقۃ، مطبوعہ مصر۔
۵۶- ایضاً، فتوح الغیب، ادارہ نعیمیہ، لاہور۔
۵۷ کاشغری، سدیدالدین محمد بن محمد، منیۃ المصلی، نور محمد اصح المطابع کراچی۔
۵۸- مالک، ابن انس، مؤطا مع شرح مصفی، کتب خانہ رحیمیہ، دہلی۔
۵۹- محمد، بن حسن، کتاب الآثار، (مترجم)، محمد سعید اینڈ سنز کراچی۔
۶۰- محمد، مؤطا امام محمد، (مترجم)، محمد سعید اینڈ سنز کراچی۔
۶۱- محمد سرفراز خان گکھڑوی، مقام ابی حنیفہ، مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۶ء۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۶۲۔ محمد جونا گڑھی، امام محمدی (ترجمہ تاریخ بغداد احوال امام ابوحنیفہ) مکتبہ شعیب کراچی۔
۶۳۔ محمد شاہ جہانپوری، الارشاد الی سبیل الرشاد، اہل حدیث اکادمی لاہور۔
۶۴۔ محمد معین، دراسات اللبیب، سندھ ادبی بورڈ کراچی طبع اول ۱۹۵۷ء۔
۶۳۔ مسلم، ابن الحجاج القیشری، الجامع الصحیح، قدیمی کتب خانہ کراچی، طبع دوم ۱۹۵۶۔
۶۵۔ ایضاً، ایضا، مترجم وحید الزمان، مکتبہ سعودیہ کراچی۔
۶۶۔ مسلم، الجامع الصحیح، نور محمد اصح المطابع کراچی، طبع اول ۱۹۳۰ء۔
۶۷۔ ملا علی قاری، شرح عین العلم، دار الفکر بیروت۔
۶۸۔ ملا علی قاری، علی بن سلطان، القول السدید، مصطفیٰ البابی الحلبی واولادہ مصر۔
۶۹۔ منذری۔ عبدالعظیم، الترغیب والترہیب، شرکۃ مکتبہ مصطفیٰ البابی حلبی واولادہ مصر۔
۷۰۔ نسائی، ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب، السنن، مکتبہ دارالسلام، الریاض، طبع اوّل، ۱۹۹۹ء
۷۱۔ ایضاً، ایضا، المکتبۃ السلفیہ لاہور، طبع دوم ۱۹۷۶ء۔
۷۲۔ نووی، ابوزکریا یحییٰ بن شرف، شرح الجامع الصحیح لمسلم، نور محمد اصح المطابع کراچی، طبع اوّل
۷۳۔ ہیثمی، نورالدین علی بن ابی بکر، مجمع الزوائد، مکتبہ المعارف بیروت، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء۔
۷۴۔ بیان اللسان، تنویر پرویسس، کراچی طبع اوّل ۱۹۷۴۔
۷۵۔ فتاویٰ عالمگیری، مترجم سید امیر علی، حامد اینڈ کمپنی لاہور، ۱۹۹۷ء/ ۱۳۹۹ھ۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اسلامی عقائد
نور العینین
رفع الیدین
شرح اسماء الحسنیٰ
اصحاب بدر
قادیانیت
اپنے آئینے میں